وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اَورادِ نقشبندیہ

ترتیب

احمد الدین توگیروی سیفی

الناشر

ادارۂ سیفیہ

مرکزی جامع مسجد تالاب والی باغبانپورہ لاہور

نام کتاب —— مجموعہ اورادِ نقشبندیہ

مرتب —— احمد الدین توگیروی سیفی

اشاعت —— اوّل، اگست ۱۹۹۶ء

ناشر —— ادارہ سیفیہ

تقسیم کار —— کرم پبلی کیشنز، سردار مارکیٹ
چوک اُردو بازار۔ لاہور

صفحات ——

ھدیۃ ——

کتابت —— محمد ادریس عاصی

حمد باری تعالیٰ جل شانہ

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکرو بیاں تیرا

زمین و آسماں کے ذرے ذرے میں تیرے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا

ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا

تیرا محبوب پیغمبر تیری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک رازداں تیرا

جہان رنگ و بو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے
نہ کوئی ہم سفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا

تیری ذات معلی آخری تعریف کے لائق
چمن کا پتہ پتہ روزو شب ہے نغمہ خواں تیرا

نعت شریف

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی ﷺ

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی ﷺ

لا و ربِ العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی ﷺ

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ﷺ

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی ﷺ

اہلِ سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی ﷺ

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائیگی طاقت رسول اللہ کی ﷺ

یا رب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی ﷺ

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

کلام اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ

پیشِ لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رَبِّ العالمینَ وَالصَّلٰوۃ والسلامُ علٰی سَیّدِ المرسلین خاتمِ النَّبِیّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ لطَّیّبِیْنَ الطّاہرین وَاصحابہٖ الرّاشدین والمرشدین وعلٰی اولیاءِ امتہ الکاملین المکمّلین، امابعد۔

اُردو زبان میں معمولاتِ سیفیہ تو موجود ہیں لیکن نا تمام کہ ان میں صرف اسباقِ نقشبندیہ یعنی لطائف عشرہ (عالم امر و خلق) اور مراقبات اور ختم خواجگان کا ذکر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسی کتاب ہو جس میں چار سلاسل کے اسباق اور مراقبات مذکور ہوں اور ساتھ جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ میں دیگر اوراد و ظائف پڑھے جاتے ہیں، ان کا بھی ذکر ہو چنانچہ طوالت کے خوف سے مختصر طور پر ان سب کا ذکر کیا جاتا ہے: تا کہ سالکینِ راہ طریقت وحقیقت کو دشواری نہ ہو۔

الراقم۔ احمد الدین سیفی توگیروی

اذکار نقشبندیہ

نقشبندی سالک کے لیے ضروری ہے کہ اسمِ ذات "اللہ" کے ساتھ اپنے لطائف کو ذاکر بنائے۔ اس سلسلہ عالیہ میں دس لطائف ہیں۔ پانچ عالم امر کے اور پانچ عالم خلق کے۔

عالم امر کے لطائف :۔ قلب، روح، سر، خفی اور اخفیٰ ہیں۔

۱۔ **لطیفہ قلب** : اس کے ذاکر ہونے کی پہچان یہ ہے، انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مخمور رہتا ہے اور اس کے دل میں ماسوا کا خیال ختم ہو جاتا ہے۔ ذکر قلبی کی برکات میں سے یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے اور غفلت و شہوت دور ہونے لگتی ہے۔

مقام :۔ بائیں پستان سے دو انگشت نیچے اس کا مقام ہے۔

رنگت :۔ اس کے نور کی رنگت زرد ہے۔

زیر قدم : یہ لطیفہ حضرت آدم علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔

فائدہ یہ فیض اللہ تعالیٰ سے آتا ہے لیکن بالواسطہ، یعنی اللہ تعالیٰ سے خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتا ہے

اور آپ سے حضرت آدم علیہ السلام تک اور ان سے بالواسطہ پیر و مرشد اس سالک کو عطا ہوتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات فعلیہ کے مظہر اتم حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لیے اس لطیفہ کو زیرِ قدم آدم علیہ السلام کہا جاتا ہے۔

صفاتِ فعلیہ: مثلاً احیاء، امانت، تخلیق و ترزیق وغیرہا کو کہتے ہیں۔

۲۔ لطیفہ روحی

لطیفہ قلبی کے ذاکر ہونے کے بعد اسم ذات "اللہ" تصور سے لطیفہ روحی کا ذکر کرے یہاں تک کہ اس لطیفہ میں حرکت پیدا ہو جائے اور اتنی پختہ ہو جائے کہ بغیر تصور کے بھی متحرک رہے اور یہ حرکت بند نہ ہو۔

مقام:۔ اس کا مقام بائیں پستان کے دو انگشت نیچے ذرا باہر کی طرف۔

رنگت:۔ اس کا رنگ سُرخ ہے۔

زیرِ قدم:۔ یہ لطیفہ حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام کے زیرِ قدم ہے۔

مشاہدات اس لطیفہ میں سالک اللہ تعالیٰ کی حقیقی آٹھ صفات (حیات، علم، ارادہ، قدرت، تکلم، سمع، بصر، تکوین) کی تجلیات کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔

کردار میں علامت اس لطیفہ کے ذاکر ہونے سے غصہ اور غضب کی کیفیت میں اعتدال حرص و ہوس کا خاتمہ، زہد و تقویٰ اور امورِ آخرت کی طرف طبعی میلان ہو جاتا ہے۔

۳۔ لطیفہ سرّی

تیسرا لطیفہ سرّی ہے۔ روحی کے ذاکر ہونے کے بعد اس لطیفہ سرّی میں اسمِ ذات کا خیال سے ذکر کرے، یہاں تک کہ یہ بھی ذاکر ہو جائے اور یہ مسلسل حرکت کرتا رہے۔

مقام :۔ اس کا مقام بائیں پستان کے دو انگشت اوپر مائل بہ سینہ۔

مشاہدات اس لطیفہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی شیونات و اعتبارات کا ظہور ہوتا ہے۔

کردار میں تبدیلی اس لطیفہ کے ذاکر ہونے کی تاثیر یہ ہے۔ حرص و ہوس، لالچ و طمع کا خاتمہ زہد و تقویٰ اور امورِ آخرت کی طرف میلان غالب آجاتا ہے۔

رنگت :۔ اس کی رنگت سفید برفانی ہے۔

زیرِ قدم :۔ یہ لطیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے

شیونات:۔ شیونات جمع شان کی ہے. شان اور صفت میں فرق ایک مثال سے واضح ہوتا ہے. مثلاً پانی کی صفت خنکی ٹھنڈک ہے. بلندی سے پستی کی طرف آنا پانی کی شان ہے.

۴۔ لطیفہ خفی

سر کے ذاکر ہو جانے کے بعد شیخ سالک کو لطیفہ خفی پر اسم ذات کے خیال سے ذکر کرنے کا حکم دیتا ہے. بفضلِ باری تعالیٰ بواسطہ شیخ وجملہ مشائخ سلسلہ نقشبندیہ لطیفہ بھی ذکر کرنے لگتا ہے.

مقام:۔ اس کا مقام دائیں پستان کے دو انگشت اوپر ذرا باہر کی طرف ہے۔

تجلیات: اس لطیفہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات سلبیہ کا ظہور ہوتا ہے. صفات سلبیہ یہ ہیں مثلاً لَمْ یَلِدْ، وَلَمْ یُوْلَدْ، لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ، لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ، لَا یُشْبِهُ شَیْئًا وغیرہا.

رنگت:۔ اس کا رنگ سیاہ ہے۔

زیرِ قدم:۔ یہ لطیفہ زیرِ قدم عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

تعمیر سیرت اس لطیفہ کے ذاکر ہونے کی علامت یہ ہے کہ سالک کو حسد، بخل، کینہ اور غیبت وغیرہا امراض

باطنی سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

۵ لطیفۂ اخفیٰ

لطیفۂ خفی کے ذکر کے بعد لطیفۂ اخفیٰ کا سبق شروع کیا جاتا ہے۔ اس میں حسب سابق اسمِ ذات کا خیال سے ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ بھی جاری و ذاکر ہو جائے۔

مقام اس لطیفہ کا مقام عین وسط سینہ ہے۔

رنگت : اس کا رنگ سبز ہے۔

تجلیات : یہ لطیفہ پہلی تمام تجلیات کا جامع ہے۔ یعنی اس میں صفات فعلیہ، صفات ثبوتیہ ذاتیہ، شیونات، صفات سلبیہ سب کی تجلیات کا ظہور و شہود و مشاہدہ ہوتا ہے۔

زیرِ قدم : یہ حضور نبی کریم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ قدم ہے۔ مرتبۂ احدیت مجردہ اور تنزیہ کے درمیان ایک برزخی مرتبے کے شہود و مشاہدہ کا نام ہے یعنی یہ ولایت محمدیہ علیٰ صاحبہا التسلیم کا مقام ہے۔

تعمیر سیرت :۔ اس لطیفہ کے ذکر کرنے سے تکبر، فخر و غرور اور خود پسندی جیسی مہلک روحانی امراض سے آزادی نصیب ہوتی ہے۔ نیز حضور و اطمینان میسّر ہوتا ہے۔

عالمِ خلق :۔ عالمِ خلق جو عرش کے نیچے ہیں یہ بھی پانچ ہیں۔

لطیفہ نفسی، اربعہ عناصر، مٹی، پانی، ہوا اور آگ، ان کے مجموعہ کو قالب کہتے ہیں۔

۶۔ لطیفہ نفسی

"لطیفہ نفسی، عالم امر کے پانچ لطائف کے ذاکر ہو جانے کے بعد اس لطیفہ کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ شیخ کے حکم کے مطابق اس میں بھی اسم ذات کا ذکر کیا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ بھی ذاکر ہو جائے۔

مقام : اس کا مقام پیشانی جہاں سے سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں اسے مَنْبَتُ الشَّعْر کہتے ہیں۔

رنگت : مٹی کی مانند (مٹیالہ)

تعمیر سیرت انسان کا نفسِ امّارہ کی بجائے مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اس میں تواضع اور انکساری جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور تکبر و غرور اور سرکشی معدوم ہو جاتی ہیں۔

۷۔ لطیفہ قالبی

عالم خلق کا دوسرا لطیفہ ہے جو مٹی، پانی، آگ اور ہوا کا مجموعہ ہے۔ اس کو ذاکر بنایا جاتا ہے۔

مقام :۔ اگرچہ اس کا مقام تو پورا بدن انسان ہے۔ مگر اس کا مرکز اور اصل اُمّ دماغ (سر کی چوٹی) ہے

اس کے ذاکر ہونے سے پورا بدن ذکر الٰہی میں محو ہو جاتا ہے۔

رنگت : یہ بے رنگ ہے۔

تعمیر سیرت : اس سے پورا بدن اور جسم کا ہر بال ذاکر ہو جاتا ہے۔ اخلاقِ رذیلہ، بُری عادات کو ترک کر کے اخلاقِ حسنہ سے متصف ہو جاتا ہے اور یہاں اس کو مقام فنا نصیب ہوتا ہے اور ولایت صغریٰ کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔

دوسرا ذکر : ان سات لطائف کے ذاکر ہونے کے بعد۔

دوسرا ذکر نفی و اثبات ہے۔ اس کا طریقہ جو حضرت قیوم زمان شیخ الشیوخ، مجدد ملت فائز بمقام عبدیت و صدیقیت قطب التکوین والارشاد حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ نے ہدایت السالکین میں بیان فرمایا ہے۔ یہ ہے۔

نفی و اثبات کا طریقہ : زیر ناف سانس روک کر لا کو لطیفہ قالب کے مقام تک لے جائے، الٰہ کو داہنے کندھے پر اور اِلَّا اللّٰہ کو لطیفۂ قلب پر اس طرح ضرب لگائے، پانچوں لطائف عالم امر پر اس کی حرارت محسوس ہو۔ اس طرح متعدد بار حبسِ دم کے ساتھ کرتا رہے۔ جب سانس میں تنگی ہو تو لمبا سانس لیتے ہوئے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے، یہ لطیفہ اخفیٰ ہیں کہے، البتہ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے جب سانس چھوڑے تو طاق عدد پر چھوڑے، اس طرح نفی واثبات کرنے سے یہ شکل بنتی ہے۔

لا قالب

الا

داہنا کندھا

الٹی لا بنتی ہے

قلب ناف
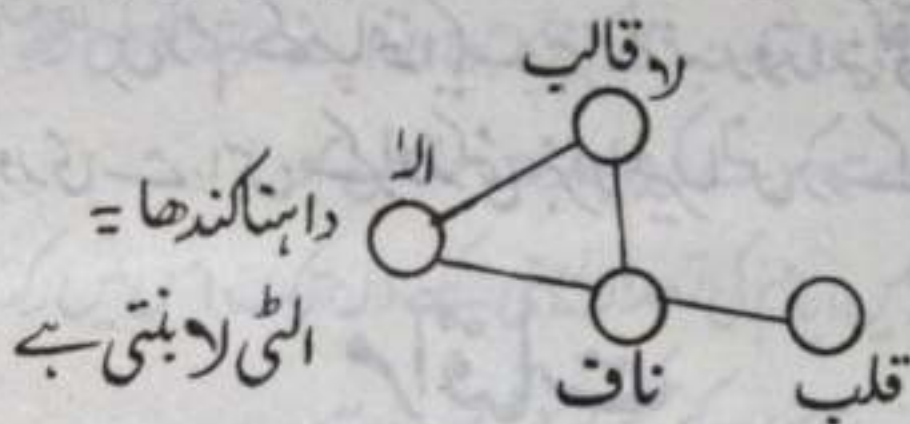
اور ان نفی واثبات میں ان چار معانی کا خیال رکھے۔

۱۔ لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ (۲) لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ (۳) لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰہ (۴) لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ۔ ابتداء اور شروع میں لا معبود اور لا مقصود کو پیش نظر اور اس کا خیال رکھنا زیادہ مناسب ہے۔ تاکہ سالک پر توحید وجودی کا انکشاف نہ ہو جو کہ مقام سکر اور ایک تنگ کوچہ ہونے کے ساتھ ساتھ ظاہر شریعت کے خلاف ہے اس مقام کا سالک اصحاب توحید وجودی اخود معذور ہے اور دوسروں کو اس کی تقلید جائز نہیں اس کے بعد توحید شہودی منکشف ہوتی ہے جو کہ ایک عظیم شاہراہ ہے۔ اس توحید کے علوم ومعارف شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہیں۔

نوٹ: نفی و اثبات شروع کرنے سے قبل اور سانس لیتے وقت
لطیفہ اخفیٰ میں اِلٰهِی اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاكَ مَطْلُوْبِیْ
اَعْطِنِیْ مَحَبَّةَ ذَاتِكَ وَمَعْرِفَةَ صِفَاتِكَ ہے۔
حبسِ دم کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ روزانہ نفی و اثبات کرنا
ضروری ہے۔ اس کے بعد کئی ہزار بغیر سانس روکے پڑھنا چاہیئے۔

مراقبات

مراقبہ ترقب سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے انتظار کرنا چونکہ
اس میں سالک اللہ تعالیٰ کے فیض کا انتظار کرتا ہے۔ اس لیے اس
کو مراقبہ کہا جاتا ہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مراقبہ یہ ہے کہ پہلے
آنکھ بند کر کے لطائف عشرہ میں سے کسی ایک لطیفہ کی طرف متوجہ
ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس لطیفہ پر فیض کا انتظار کرنا چاہیئے۔

شرائط مراقبہ

۱۔ مراقبہ کرنے والے کے لیے کامل طہارت اور پوری توجہ کے
ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے اس طرح
کہ اُس ذات باری تعالیٰ کے سوا کسی طرف ذرّہ
بھر میلان نہ ہو۔

۲۔ صاحبِ مراقبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ عقائدِ اہلِ سُنّت و جماعت رکھتا ہو تاکہ وہ ان مراقبات سے مستفید ہو سکے۔

۳۔ صاحبِ مراقبہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے لطائف عشرہ اور نفی و اثبات طے کر چکا ہو اور اپنے مرشد کامل و مکمل سے مراقبات کرنے کی اجازت حاصل ہو۔

۴۔ ہر مراقبہ میں ایام کی تعداد یعنی کتنے دن تک اس میں رکنا ہے یہ موصوف مرشد کے حکم پر موقوف ہے۔

۵۔ ہر مراقبہ کے کچھ آثار اور کیفیّات ہوتی ہیں۔ لہٰذا صاحبِ مراقبہ کے لیے شریعت و طریقت کی حتی الامکان کامل اتباع ضروری ہے تاکہ ان آثار کو پا سکے۔

۶۔ مراقبہ کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اگر نیند بھی آجائے تو تجدید وضو کی ضرورت نہ پڑے کہ عموماً مراقبات میں نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

۷۔ بحالت مراقبہ جن امور و واقعات پر مطلع ہو ان کو اپنے مرشدِ کامل کے حضور ضرور پیش کرے۔ بالخصوص عالم امر کے ظہور میں بیچونت و بیچگونت سے مشابہت کا بسا اوقات ظہور ہوتا ہے۔ ان کی طرف متوجہ نہ ہو ورنہ معاملہ یہیں تک رُک

جائے گا اور اس مقام سے آگے ترقی بند ہو جائے گی۔

۸۔ جتنے ایام کی پابندی کا حکم ہوا ہے، اس میں کوتاہی و غفلت نہ کرے۔

۹۔ مراقبات میں ہمہ وقت مرشد کامل سے فیض کا منتظر رہے اور ان کی توجہات سے بھرپور فائدہ اٹھائے تاکہ مراقبہ معیّت میں حاصل ہونے والے ولایت صغریٰ کے دائرے کو تیزی سے عبور کر سکے ورنہ یہ مقام نہایت دشوار ہے۔ ہزاروں سالکین اس وادی میں رک کر اپنی ترقی کی منزلیں کھو بیٹھتے ہیں۔

۱۰۔ مراقبات کی نیت فارسی میں یاد کرنا ضروری ہے دوسری زبان اختیار کرنے سے الفاظ بدل سکتے ہیں جس سے فیض منقطع ہونے اور ترقی رک جانے کا خطرہ ہے۔

ترجمہ: صرف سالکین کے فہم و ادراک اور سہولت کے پیش نظر ترجمہ تحریر کیا جاتا ہے تاکہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ میں اللہ تعالیٰ سے مراقبہ میں کس فیض کا منتظر ہوں وہ کیا مجھے نصیب بھی ہو رہا ہے یا نہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیّت وقوف مراقبات

۱- نیتِ مراقبۂ وقوفِ قلب

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ قلبیؒ من بواسطہ پیرانِ کبارؒ

ترجمہ :- ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے پیرانِ کبار رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے وسیلہ سے میرے لطیفہ قلبی پر فیض آرہا ہے۔

۲- نیت مراقبۂ وقوفِ روح

فیض مے آید از ذات بیچون بہ لطیفۂ روحی من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ

ترجمہ :- اللہ کی طرف سے بوسیلہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین میرے لطیفۂ روحی پر فیض آرہا ہے۔

۳- نیتِ مراقبۂ وقوفِ سِر

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ سِری من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ

ترجمہ :- بے مثل ذاتِ حق تعالیٰ کی جانب سے بوسیلہ مشائخ عظام میرے لطیفۂ سِری پر فیض آرہا ہے۔

۴- نیت مراقبۂ وقوف خفی

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ خفی من بواسطۂ پیران کبارؒ

ترجمہ : بے مثل حق تعالیٰ کی ذات سے میرے لطیفۂ خفی پر فیض آرہا ہے بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۵۔ نیّت مراقبۂ وقوف اخفیٰ

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفہ اخفیٰ من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ

ترجمہ : ذاتِ حق تعالیٰ کی جانب سے بطفیل مشائخ عظام علیہم الرضوان میرے لطیفہ اخفیٰ پر فیض آرہا ہے۔

۶۔ نیّتِ وقوفِ مراقبۂ نفسی

فیض مے آید از ذات بیچون بلطیفۂ نفسی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

ترجمہ : ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے میرے لطیفۂ نفسی پر فیض آرہا ہے۔ بواسطہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

۷۔ نیّتِ وقوف مراقبۂ قالبی

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ قالبی من بواسطہ پیرانِ کبارؒ۔

ترجمہ :۔ میرے لطیفۂ قالبی پر بے مثل ذاتِ خداوند تعالیٰ کی طرف سے بواسطہ بزرگان دین علیہم الرضوان فیض آرہا ہے۔

۸۔ نیتِ وقوفِ مراقبۂ خمسۂ عالمِ امر

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطائفِ خمسہ عالمِ امر من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ۔

ترجمہ:۔ پیرانِ کبار کے طفیل میرے عالمِ امر کے پانچوں لطائف پر اللہ تعالیٰ کی ذات سے فیض آرہا ہے۔

۹۔ نیّت مراقبہٗ وقوف خمسۂ عالمِ خلق

فیض مے آید از ذاتِ بیچون، بلطائف خمسہ عالمِ خلق من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ

ترجمہ:۔ بے مثل ذاتِ حق تعالیٰ سے میرے عالمِ خلق کے پانچوں لطائف (نفسی و قالبی) پر بزرگانِ دین کے واسطہ سے فیض آرہا ہے۔

۱۰۔ نیّتِ مراقبہ وقوفِ مجموعہ لطائف عالمِ امر و عالمِ خلق

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بہ مجموعہ لطائفِ عالمِ امر و عالمِ خلق من بواسطہ پیرانِ کبارؒ۔

ترجمہ:۔ میرے عالمِ امر و خلق کے دسوں لطائف پر اللہ تعالیٰ کی ذات سے فیض آرہا ہے بواسطہ پیرانِ کبارؒ۔

۱۱۔ نیّت مراقبۂ احدیّت

فیض مے آید از ذاتِ بیچوں کہ جامع صفات و کمالات
است و منزّہ جمیع عیوب و نقصانات است و بی مثل است
خاص بلطیفۂ قلبی من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کی بے مثل ذات جو تمام صفات و کمالات
کی جامع اور تمام عیوب و نقائص سے مبرّا ہے کیطرف سے
میرے لطیفۂ قلبی پر فیض آ رہا ہے بزرگانِ دین علیہم الرضوان
کے توسل سے۔

تشریح :- یہاں تک سالک دائرہ امکان یا دائرہ ممکنات
کی سیر مکمل کر لیتا ہے۔ شکل ملاحظہ کیجئے۔

اس کے بعد ولایت صغریٰ کا
دائرہ شروع ہوتا ہے اور
دائرہ امکان میں خطرات و
وسوسے بہت آتے
ہیں ان کا دفاع ضروری
ہے تاکہ دائرہ امکان
کو عبور کر سکے۔ کثرت ذکر
نفی و اثبات میں حبس دم سے

عالم امر
اخفیٰ
خفی
سر
روح
اصول قلب
عرش
نفس جو کہ عناصر اربعہ کا جوہر
اخفیٰ
سر
خفی
قلب
روح
لطائف
(قالبی) عناصر اربعہ
پانی - ہوا
آگ - مٹی
عالم خلق
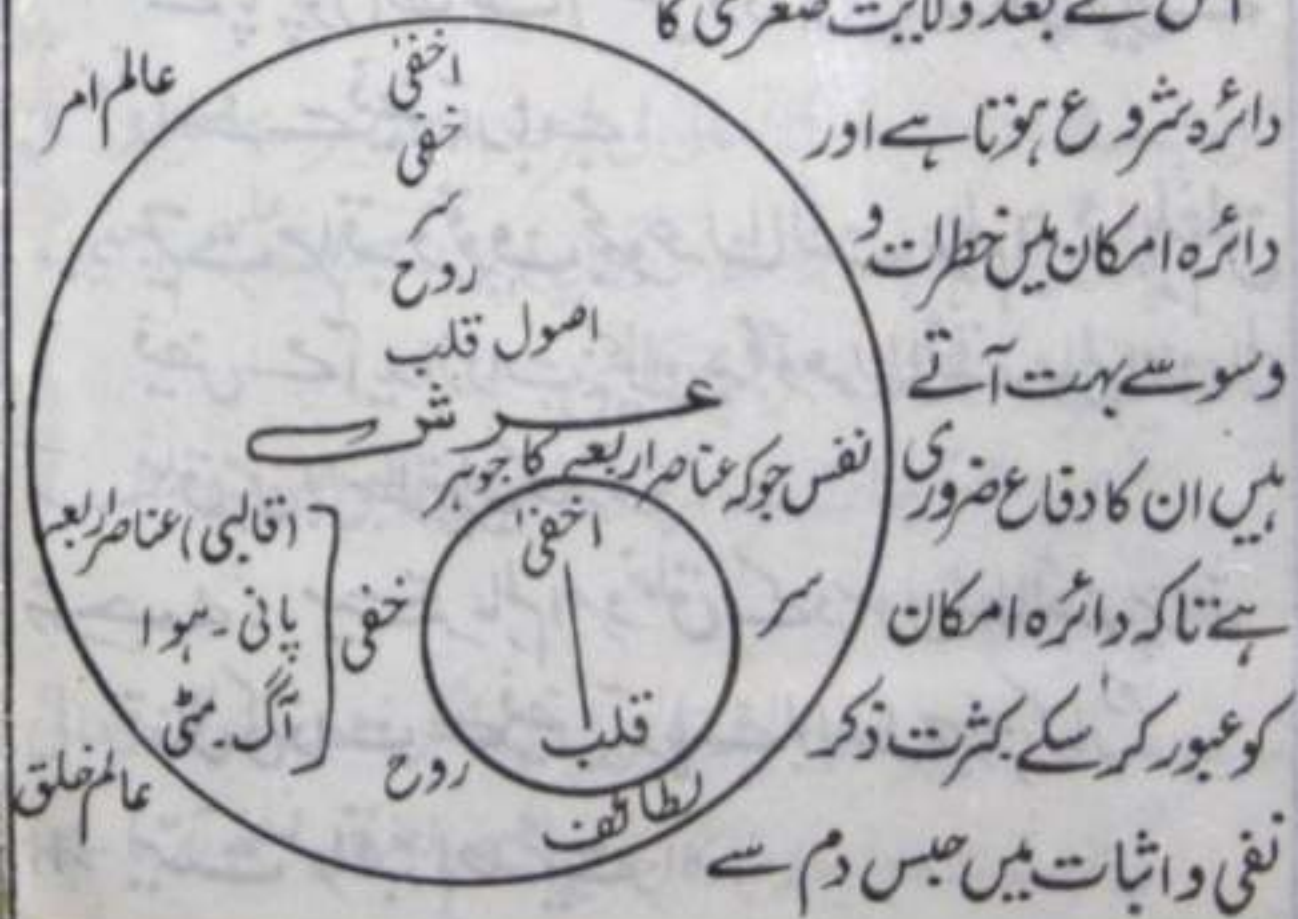
بکثرت وسوسے خود بخود رفع ہوجاتے ہیں. نیز تصور شیخ جتنا
پختہ ہوگا اتنے خطرات زائل ہوجائیں گے۔

نیّت اصولِ مراقبات

۱۲- نیتِ مراقبۂ اصلِ قلب

الٰہی قلبِ من بمقابل قلب نبی علیہ السّلام. آن فیض تجلائے
صفاتِ فعلیۂ خود کہ از قلب نبی علیہ السلام بقلب آدم علیہ السلام
رسانیدۂ بقلب من نیز برسانی بواسطۂ پیرانِ کبار۔

ترجمہ : اے اللہ میرا لطیفۂ قلب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے لطیفۂ قلب کے بالمقابل فیض کا منتظر ہے. تو نے اپنی صفات
فعلیہ کی تجلیات کا جو فیض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ
قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفۂ تک پہنچایا وہ فیض
میرے لطیفۂ قلب پر بھی القاء فرما. بزرگانِ دین کے وسیلہ
جمیلہ سے۔

یہ ولایت کا پہلا زینہ ہے. اس زینہ پر چڑھنے والا حضرت
آدم علیہ السلام کی طرح ہر وقت توبہ وانابت میں محو و مشغول رہتا

ہے. نیز ، بُری عادات وصفات رذیلہ کو ترک کر کے اخلاقِ حسنہ کو اپنانے کی کوشش کرتا رہتا ہے تاکہ اس حدیث تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو کا مصداق بن جائے. اسے ہر شے میں اللہ تعالیٰ کے جلوے نظر آتے ہیں اور اپنے و دیگر مخلوقات کے افعال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے لگتا ہے۔

۱۳۔ نیتِ مراقبہ اصلِ روح

الٰہی روحِ من بمقابل روح نبی علیہ السلام، آں فیض تجلائے صفاتِ ثمانیہ ثبوتیہ ذاتیہ حقیقیہ خود کہ از روح نبی علیہ السلام بروحِ ابراہیم ونوح علیہما السلام رسانیدہ بروح من نیز برسانی بواسطہ پیرانِ کبار رح

ترجمہ :۔ اے ذاتِ باری تعالےٰ میرا لطیفہ روحِ حضور علیہ السلام کے لطیفہ روح کے بالمقابل فیض کا منتظر ہے اپنی آٹھ حقیقی صفات کی تجلیات کا فیض جو کہ حضور علیہ السلام کے لطیفہ روح سے حضرت ابراہیم ونوح علیہما السلام کے لطیفہ روح پر پہنچا وہ فیض میرے لطیفہ روح پر بھی القاء فرما : بزرگانِ دین علیہم الرضوان کے توسل سے۔

اس لطیفہ کے مراقبہ کرنے والے میں حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام کی طرح صفت توکل پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ مصائب و آلام سے نہیں گھبراتا ہے۔ بلکہ خندہ پیشانی سے حوادث زمانہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ نفس و شیطان کی مکاریوں سے بچتے ہوئے ہمہ وقت ذات باری تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے جو چیز بھی یادِ خدا میں حائل ہو اُسے ذبح کرتا چلا جاتا ہے اور حضرت ابراہیم کی طرح عالم ملک و ملکوت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی اسے سیر آفاقی نصیب ہوتی ہے

۱۴۔ نیتِ مراقبہ اصل سِر

الٰہی سِر من بمقابل سِر نبی علیہ السلام۔ آن فیض تجلائے شیونات ذاتیہ خود کہ از سِر نبی علیہ السلام بسر موسیٰ علیہ السلام رسانیدہ بہ سِرِ من نیز برسانی بواسطۂ پیران کبارؒ۔

ترجمہ :- اے خالقِ کائنات میرا لطیفۂ سِر حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ سِر کے بالمقابل فیض کے انتظار میں ہے۔ اپنی ذاتی شانوں کی تجلیات کا فیض جو حضور علیہ السلام کے لطیفۂ سِر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سِر کو عطا کیا وہ فیض میرے لطیفۂ سِر کو بھی عطا فرما مشائخ کبار علیہم الرضوان کے وسیلہ سے۔

یہاں سالک کو سیر انفسی نصیب ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح الہامات سے نوازا جاتا ہے۔ قلب و روح سے الگ صریح واقعات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ سالک پر عشقِ الٰہی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ خلافِ شرع کسی کی نقل و حرکت برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لطیفہ سے مراد روح محمدی ہے۔ جسے عالم لاہوت بھی کہتے ہیں۔

۱۵۔ نیتِ مراقبۂ اصلِ خفی

الٰہی خفیِ من بمقابل خفی نبی علیہ السلام، آن فیض تجلاّئے صفات سلبیۂ خود کہ از خفی نبی علیہ السلام بہ خفی عیسٰی علیہ السلام رسانیدۂ بہ خفی من نیز برسانی بواسطۂ پیرانِ کبار رحمہم اللہ۔

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفۂ خفی حضور علیہ السلام کے لطیفۂ خفی کے سامنے فیض کا منتظر ہے اپنی سلبی صفات کی تجلیات کا جو فیض حضور علیہ السلام کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے خفی لطیفہ تک پہنچایا ہے۔ وہ میرے خفی لطیفہ کو بھی عطا فرما۔ خواجگان نقشبندیہ کے توسل سے۔

تشریح: یہ ولایت صغریٰ کا چوتھا زینہ ہے۔ اس مقام کا سالک عبادت، ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی اکتاتا نہیں، اس

مقام کی علامت یہ ہے۔ سالک دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہے۔ نیز اسے وصول الی اللہ نصیب ہو جاتا ہے۔ مزید براں کہ خفی سے مراد نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کو ہاہوت بھی کہتے ہیں

۱۶۔ نیت مراقبۂ اصل اخفیٰ

الٰہی اخفائے من بمقابل اخفائے نبی علیہ السلام، آن فیض تجلائی شانِ جامع خود کہ بہ اخفائے نبی علیہ السلام رسانیدہ بہ اخفائے من نیز برسانی بواسطۂ پیرانِ کبار رح۔

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفہ اخفیٰ حضور علیہ السلام کے لطیفہ اخفیٰ کے روبرو ہے وہ فیض جو آقا علیہ السلام کے لطیفہ اخفیٰ پر اپنی شانِ جامع کی تجلّیات کے ساتھ نازل فرمایا ہے وہ میرے لطیفۂ اخفیٰ پر بھی القاء فرما بواسطہ اولیائے کبار

تشریح: چونکہ یہ لطیفہ زیرِ قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہے۔ لہٰذا جس طرح آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذات اقدس تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہے۔ اسی طرح اس لطیفہ اخفیٰ کی ولایت کا فیض بھی تمام لطائف کے فیوضات سے ارفع و اعلیٰ ہے اور اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک کو جو کمالات حاصل ہوتے ہیں وہ بہت ہی بلند و بالا

ہے اس ولایت کا فقیر محمدی المشرب ہونے کی وجہ سے وہ نہایت
درجہ کی اتباع سنت کا پابند دائمی اتباع سنت اور قاطع بدعت
و ضلالت ہوتا ہے۔ یہ فقیر خود بھی باکمال ہوتا ہے اور دوسروں کو
بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس مقام پر
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی کلمہ طیبہ کی
حقیقت معلوم ہوتی ہے اور اس میں سیر مع اللہ نصیب ہوتی ہے

۱۷۔ نیت مراقبۂ معیت

فیض می آید از ذات بیچون کہ ہمراہ است ہمراہ من و ہمراہ
جمیع ممکنات بلکہ ہمراہ ہر ذرہ از ذرات ممکنات بہمراہی
بیچون بمفہوم ایں آیۂ کریمہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ
بلطائف خمسہ عالم امر من بواسطۂ پیرانِ کبار رح

ترجمہ: ذاتِ حق تعالیٰ جو کہ اس آیت کریمہ ھُوَ مَعَکُمْ
اَیْنَمَا کُنْتُمْ کے مفہوم و معنی کے بموجب میرے اور
تمام ممکنات بلکہ ممکنہ ذرات میں سے ہر ذرہ کے ہمراہ
ہے اس کا فیض مشائخ عظام کے وسیلہ سے میرے پانچوں
لطائف امر تک پہنچ رہا ہے۔

تشریح: اس مراقبہ میں ہر لحظہ و ہر ساعت اپنے لطائف

کی معیت اور کائنات کے ذرہ ذرہ کے ساتھ خداوند جل وعلا کی معیت کا خیال پختہ کرے اور زبان سے بھی کلمات طیبات کا ورد کرتا ہے۔

مراقبۂ اول سے لے کر مراقبۂ احدیت جو کہ مراقبہ نمبر ا ہے بنظر کشف تمام عالم دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے۔ اس لیے امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اسے دائرۂ امکان سے تعبیر کیا ہے اور عرش اس دائرے کا قطر دکھائی دیتا ہے۔ اس دائرے کی نچلی قوس میں (یعنی نچلا نصف دائرہ) نفس اور عناصر اربعہ (پانی، مٹی، آگ اور ہوا) اور فوقانی قوس (یعنی اوپر والا نصف دائرہ) میں عالم امر کے لطائف مشاہدہ ہوتے ہیں۔

اور یہ پہلا دائرہ ہے۔
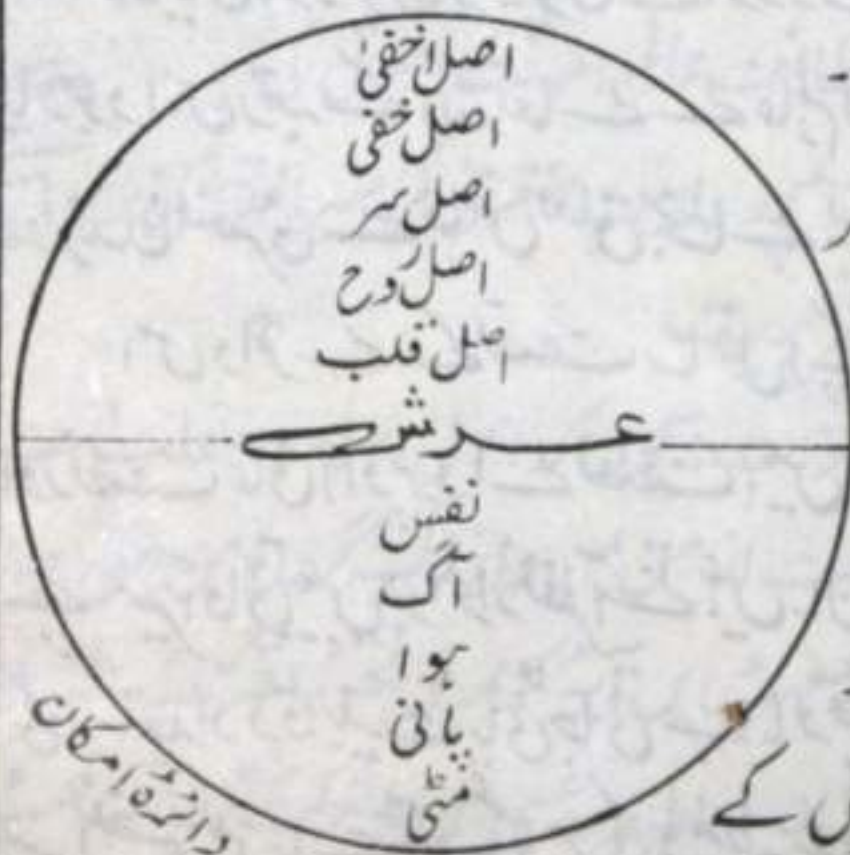
جس طرح عالم کبیر (کائنات) میں عرش برزخ ہے۔ درمیان عالم امر و خلق کے اور دونوں کا جامع ہے۔ اسی طرح قلب جو عرش کے

اوپر اور دیگر لطائف کے نیچے ہے. عالم امر و خلق کے مابین برزخ اور
دونوں کا جامع ہے. اسی واسطے قلب کو حقیقت جامعہ بھی کہتے
ہیں اور تشبیہ کے طور پر عرش اللہ بھی کہتے ہیں. عالم امر کے
لطائف کے اصول چونکہ فوق العرش ہیں جو لامکانیت سے
موصوف ہیں - اس واسطے عالم امر کو لامکانی بھی کہتے ہیں مگر یاد
رہے کہ ان کی لامکانیت صرف عالمِ خلق کی نسبت سے ہے
کہ امکانیت، چونی و چگونی میں منقسم ہے اور بیچون ذاتِ حق
تعالیٰ کی نسبت وہ عین چون ہے (عالمِ خلق) اور ان کی لامکانیت
عین مکانیت ہے. پس عالم امر گویا برزخ ہے. مکانی و لامکانی
کے درمیان اور چون و بیچون کے اور دو طرف سے بہرہ ور ہے
باوجود اس رتبہ کے اللہ تعالےٰ نے عالمِ امر کو عالمِ خلق سے تعشق
اور بدن عنصری سے خاص تعلق بخشا ہے۔

اس دائرے کے نصف سافل (نچلے نصف) میں سیر آفاقی
اور نصف عالی (اوپر والے نصف) میں سیر انفسی واقع ہو
ہے. سیر آفاقی میں جو انوار نظر آتے ہیں. ان سے صرف تزکیہ تخلیہ
کی استعداد و قابلیت پائی جاتی ہے تاوقتیکہ سالک خارج ہو
سیر انفسی میں اپنے آپ کو مزکی و مطہر نہ دیکھے اور وجدان سے

اپنے تئیں مصفیٰ نہ پائے۔ انوار کے مشاہدے پر نازاں نہ ہو جائے۔

جب سالک دائرہ امکان قطع و طے کر لیتا ہے تو اسے اسماء و صفات کے ظلال کے دائرہ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

اور یہ دائرہ ولایت صغریٰ ہے اس سے مراد اولیاء اللہ کی ولایت ہے۔ اس دائرے میں مراقبۂ معیت کیا جاتا ہے۔

یاد رہے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے علاوہ تمام ممکنات کا مبدءِ تعین یہی ظلال ہیں۔ انہی ظلال کے واسطہ سے اسماء و صفات کے فیوضات سے افرادِ عالم مستفید ہوتے ہیں۔ عالم امر کے لطائف کو اسی دائرہ میں فناؤ بقا حاصل ہوتی ہے اور صفاتِ فعلیہ، صفات ثبوتیہ ذاتیہ، شیونات و اعتبارات، صفاتِ سلبیہ اور شانِ جامع کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ لطائف عالمِ امر کے اصول کی سیر ہے اور اس دائرہ کے اختتام پر ولایتِ صغریٰ کی سیر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

۱۰۔ نیت مراقبۂ اقربیت

فیض می آید از ذاتِ بیچون کہ اصل اسماء و صفات است کہ نزدیک تر است از من بمن و از رگِ گردن من بمن بہ نزدیکی بلاکیف بمفہوم ایں آیۂ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ط بلطیفۂ نفسی من باشرکت لطائف خمسۂ

عالمِ امر من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ۔

ترجمہ : ذاتِ حق تعالیٰ جوکہ اصل اسماء وصفات ہے بموجب

آیتہ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

(ہم اس کی شہ رگ سے بھی قریب ترین ہیں) میری شہ رگ سے

بھی قریب ہے اس ذات سے پیرانِ کبار کے توسل سے میرے

لطائفِ خمسہ عالم امر اور لطیفہ نفسی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف)

تشریح :۔ دوسرا دائرہ جوکہ ولایت صغریٰ کا ہے

قطع کرنے کے بعد تیسرا دائرہ رونما ہوتا ہے اور اس کا مشاہدہ

ہوتا ہے یہ تیسرا دائرہ ولایت کبریٰ کا ہے جو حقیقت میں انبیاء

علیہما السلام کی ولایت ہے اور ان کی تبعیت میں اور وراثت

کے طور پر بعض اولیاء کرام کو بھی نصیب ہوتی ہے۔

یہ تیسرا دائرہ دراصل تین دائروں اور قوس پر مشتمل ہے

ان میں سے پہلے دائرے کا نچلا نصف اسماء وصفات زائدہ

پر مشتمل ہے اور اوپر والا نصف شیونات ذاتیہ کو متضمن ہے

لطائف عالمِ امر کے عروج کی انتہاء اس دائرہ اسماء وشیونات

کی نہایت تک ہے۔

اس دائرے میں مراقبۂ اقربیت کیا جاتا ہے اور اس

مراقبہ میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اقربیت کا فیض میرے لطیفہ نفسی
اور خمسہ لطائف عالم امر میں آرہا ہے۔ اس ذاتِ اقدس کی
طرف سے جو مجھ سے شاہ رگ سے بھی قریب ہے اور ولایت کبریٰ
کے دائرۂ اولیٰ کا منشاء ہے اور یہاں ہی توحیدِ شہودی منکشف
ہوتی ہے۔ اس میں نفی و اثبات کے ورد کی کثرت بہت مفید
اور ترقی کا باعث ہے۔

۱۹۔ نیت مراقبۂ محبت اول

فیض مے آید از ذاتِ بیچون کہ اصل اصل اسماء وصفات
است کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم اورا
بمفہوم این آیۂ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّونَهُ خاص بلطیفۂ
نفسی من بواسطۂ پیران کبار۔

ترجمہ :- ذاتِ حق تعالیٰ جو کہ اصل اصل اسماء وصفات
ہے جو کہ بمطابق اس آیت کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ
مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں۔
سے بالخصوص میرے لطیفۂ نفسی میں فیض آرہا ہے بواسطہ
پیرانِ کبار کے۔ (توقف)

تشریح : تیسرے دائرے ولایت کبریٰ کا دوسرا

دائرہ ہے جو کہ پہلے دائرہ اسماء وصفات وشیونات کے دائرے
سے فوق ہے اور شیونات کے اصول پر مشتمل ہے. اس دائرے
میں مراقبۂ محبت کیا جاتا ہے اور اس میں تصور کیا جاتا ہے کہ
مقامِ فیض لطیفۂ نفسی ہے۔

۲۰۔ نیت مراقبۂ محبت دوم

فیض می آید از ذاتِ بیچوں کہ اصل اصل اسماء و
صفات است کہ دوست می دارد مرا و من دوست مے
دارم اورا مفہوم ایں آیۂ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ
خاص بلطیفۂ نفسی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحم (توقف)

ترجمہ :۔ اس ذات بیچوں سے فیض آرہا ہے کہ اسماء وصفات
کی اصل اصل ہے جو کہ اس آیت کریمہ کے مطابق
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ مجھے دوست رکھتی ہے اور میں
اسے دوست رکھتا ہوں اور جو کہ ولایت کبریٰ کے تیسرے
دائرے کا منشا ہے. بواسطہ مشائخ عظام کے۔ (توقف)

تشریح :۔ یہ دائرہ ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو کہ اصل
اصل اسماء صفات کے اصول پر مشتمل ہے. اس دائرے میں
مراقبۂ محبت کیا جاتا ہے اور اس میں تصور کیا جاتا ہے کہ یا لخف

میرے لطیفہ نفسی میں فیض آرہا ہے۔

۲۱۔ نیت مراقبہ دائرہ قوسی

فیض مے آید از ذاتِ بیچوں کہ اصل اصل اصل اسماء وصفات است و دائرہ قوسیست کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم اورا بمفہوم این آیۂ کریمہ :۔ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ خاص بلطیفۂ نفسی من بواسطۂ پیران کبار رح (توقف)

ترجمہ :۔ اس ذاتِ حق تعالیٰ بیچوں سے فیض آرہا ہے جوکہ دائرہ نمبر تین کی اصل ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں اور ولایت کبریٰ کے فیض کے نشا کی قوس ہے اور خاص میرے لطیفۂ نفسی میں بواسطہ مشائخ عظام فیض آرہا ہے آیت مذکورہ بالا کے بموجب۔ (توقف)

تشریح : ولایت کبریٰ کے تین دائروں کے اوپر قوس کا سالک مشاہدہ کرتا ہے جوکہ اسماء وصفات کے دائرہ کی نمبر ۴ یعنی چوتھے درجہ پر اصل ہے۔

عالمِ صغیر کی اصل عالمِ کبیر اس کی اصل ظلال اور ظلال کی اصل اسماء وصفات واجبہ اور ان کی اصل شیونات اور شیونات

کی اصل اعتبارات اور ان کی اصل ذات شکل دوائر ولایت کبریٰ

دائرہ ولایت کبریٰ
اصل اصل اصل اسماء
قوس
ذات محض
دائرہ اصل الاصل اسماء
تیسرا دائرہ
اعتبارات و تنزیہات
دائرہ اصل اسماء
دوسرا دائرہ
شیونات
دائرہ اسماء و صفات
پہلا دائرہ
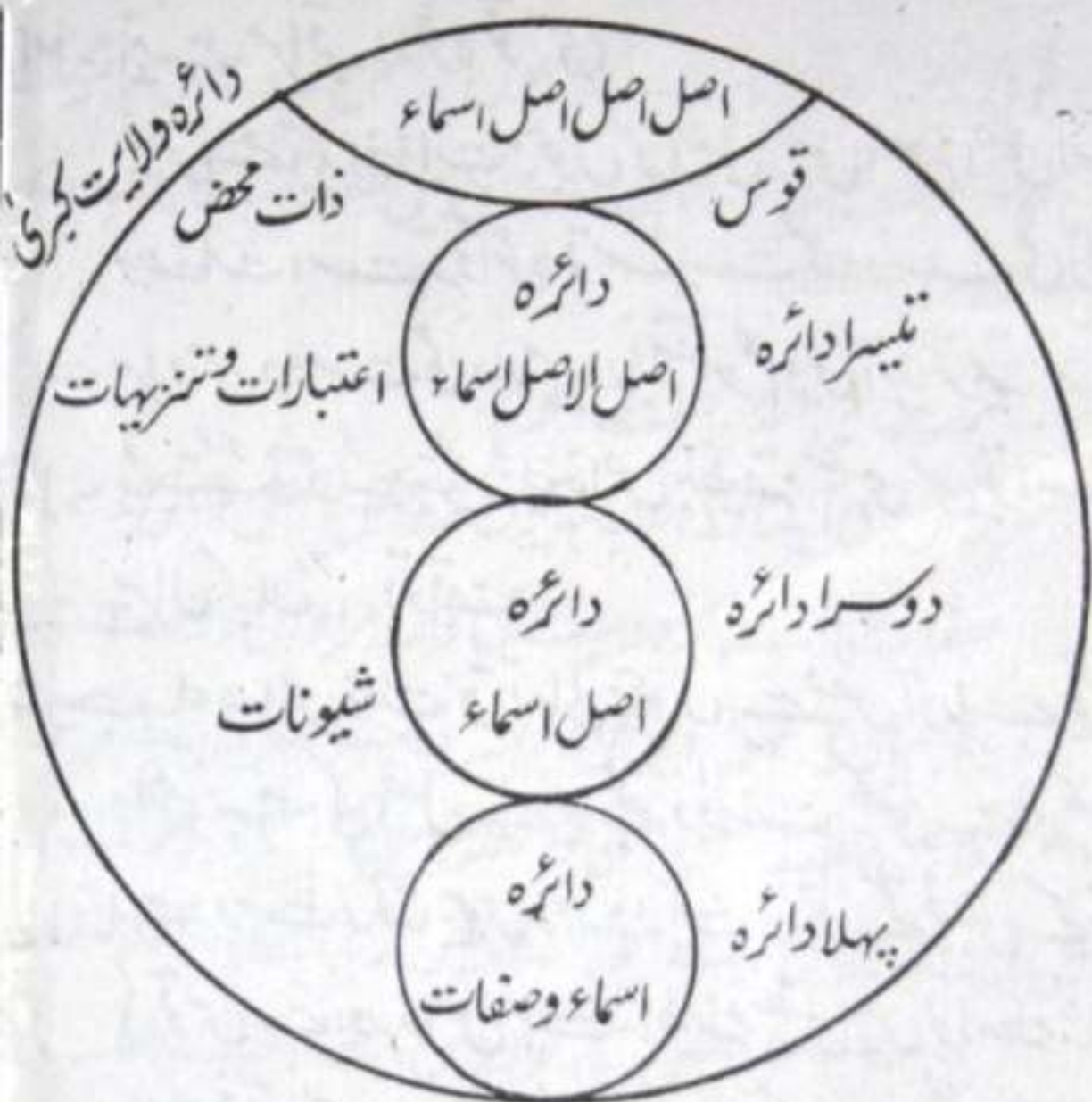
پہلے دائرے میں ذات مع صفات ثمانیہ ثبوتیہ کا مشاہدہ ہوتا
ہے اور وہ صفات بھی آپس میں ایک دوسرے سے ممتاز نظر آتی
ہیں۔ دوسرے میں ذات میں شیونات کا ملاحظہ ہوتا ہے اور شیونات
بھی ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں۔ تیسرے دائرے میں
اعتبارات و تنزیہات کے ساتھ ذات ہوتی ہے جو کہ ایک دوسرے

سے ممتاز نہیں ہوتے اور قوس میں صفات شیونات اعتبارات میں سے کسی کا ملاحظہ نہیں ہوتا بلکہ محض ذاتِ بحت ہوتی ہے۔

نیز دائرہ میں دو قوس ہوتے ہیں، قوس ذاتِ محض، قوس صفات یا شیونات یا اعتبارات چونکہ اعتبارات سے فوق کوئی اضافت یا اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ نصف دائرے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اسے صرف قوس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

دائرہ محبّت اوّل و دوم اور قوس میں تہلیل (نفی و اثبات) اور قرآن مجید کی تلاوت زیادہ مفید اور باعث ترقی ہوتی ہے۔ ان میں سالک کو کمال فنا حاصل ہوتا ہے۔ حقیقی اسلام، شرح صدر، عالم کے وجود کا ظل ہونا اور ذات باری تعالیٰ کے وجود کے تابع ہونا، (توحید شہودی) پایا جاتا ہے۔ نیز اخلاق رذیلہ کا فنا ہونا اور اخلاقِ حسنہ سے متخلق ہونا میسر آتا ہے۔ ان تجلیات کے حاصل ہونے سے اسمائ وصفات کا ظلال، اسمائی و صفاتی تجلیات اور اسم ظاہر کی سیر مکمل ہوتی ہے۔

۲۲۔ نیّت مراقبۂ اسم ظاہر

فیض می آید از ذات بیچوں کہ مسمی باسم ظاہر است
بمفہوم این آیۂ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ

وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيْمٌ ط خاص بلطیفۂ نفسی من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ۔ (توقف)

ترجمہ: ذات حق تعالیٰ بے چوں جو کہ اسم ظاہر کے ساتھ موسوم ہے۔ اس آیت کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيْمٌ۔ (وہی اوّل و آخر، ظاہر و باطن ہے اور وہی ہر شئے کو جاننے والا ہے) سے مشائخ عظام کے وسیلہ سے میرے لطیفہ نفسی پر مخصوص طور پر فیض آرہا ہے۔ (توقف)

تشریح: اگرچہ ولایت کبریٰ کے تین دائرں اور قوس سے تزکیۂ نفس حاصل ہوجاتا ہے اور بُری عادات، اچھے خصائل میں تبدیل ہوجاتی ہیں، لیکن فخر و غرور اور رعونت ابھی باقی ہے۔ ان کو دور کرنے کے لیے سالک کو اسم ظاہر کا مراقبہ ضروری ہے: تاکہ سیر آفاقی پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔

۲۲۔ نیت مراقبۂ اسم باطن

فیض می آید از ذاتِ بیچوں کہ مسمّٰی باسم باطن است کہ منشاء ولایت علیا است کہ ولایت ملاء الاعلیٰ است بمفہوم ایں آیہ کریمہ، هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ط بعناصر ثلٰثۃ من کہ آب و باد و نار است بواسطۂ پیرانِ کبار رح (توقف)

ترجمہ : ذات حق تعالیٰ بے چوں جو کہ اسم باطن سے موسوم ہے کہ ولایت علیا کی منشا ہے۔ اس آیت کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ سے بزرگانِ دین کے توسل سے میرے تین عناصر (پانی، آگ، ہوا) میں فیض آرہا ہے۔

تشریح :۔ اسماء وصفات میں دو اعتبار ہیں۔ ایک ان کے وجود بذاتِ خود کی جہت اسے ظہور کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسم ظاہر کا اطلاق صادق آتا ہے۔ دوسرے ذات حق تعالیٰ کے ساتھ ان کے قیام کی جہت جسے بطون کہتے ہیں اور اس لحاظ سے اسم الباطن کا اطلاق صادق آتا ہے۔ پس اسماء وصفات ظہور کے اعتبار سے انبیاء علیہم السلام کے مربی اور مبادئ تعین ہیں۔ اس مقام تک وصول ولایت کبریٰ یا ولایت انبیاء کہلاتا ہے جیسا کہ مرتبۂ ظلال تک ولایت صغریٰ یا ولایت اولیاء کہلاتا ہے اور یہی اسماء صفات بطون کے اعتبار سے ملائکہ و فرشتوں کے مربی اور مبادئ تعینات ہیں

اس مقام تک وصول ولایت علیا اور ولایت ملاءِ اعلیٰ کہلاتا ہے. اگرچہ فرشتوں کی ولایت انبیاء علیہم السلام کی ولایت سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب و اقرب ہے مگر فرشتوں کو اس مقام سے ترقی نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی مقام تک محدود رہتے ہیں. وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ. جبکہ انبیاء علیہم السلام کو ترقیات ہیں. فرشتوں کے مقابلہ میں بھی اور اس سے اوپر بھی جو کمالات ثلثہ ہیں. اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں. جیسا کہ اہلِ سُنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسم ظاہر کی سیر ولایت کبریٰ اور اسم الباطن کی سیر ولایتِ عُلیا ہے اور یہ مقامات کا چوتھا دائرہ ہے. اس کے اندر نوافل خصوصاً طویل قرأت کے ساتھ زیادہ مفید اور ترقی کا باعث ہیں اور یہاں رخصت پر عمل اچھا نہیں بلکہ عزیمت (اصل حکم) پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ رخصت پر عمل انسان کو بشریت کی طرف کھینچتا ہے اور عزیمت پر عمل مَلَکِیّتْ کے ساتھ مناسبت پیدا کرتا ہے. پس جس قدر ملکیت کے ساتھ مناسبت زیادہ ہوگی اسی قدر اس ولایت میں ترقی جلد حاصل ہوگی. اربابِ کشف کو

اس مقام پر فرشتوں کے دیدار کا شرف بھی حاصل ہوجاتا ہے اور ان پر اسرارِ باطنہ منکشف ہوتے ہیں۔

۲۴۔ نیت مراقبۂ کمالات نبوت

فیض می آید از ذات بیچون کہ منشاء کمالات نبوت است بہ عنصر خاک[1] من بواسطۂ کبارؒ (توقف)

ترجمہ :۔ بے چوں ذاتِ حق تعالٰے جو کہ کمالاتِ نبوت کی منشا ہے سے میرے عنصر خاک میں فیض آرہا ہے بواسطہ مشائخ عظام علیہم الرضوان۔ (توقف)

تشریح :۔ اسمِ باطن کی سیر کے بعد اگر فضلِ الٰہی شامل ہو تو کمالاتِ نبوّت یعنی تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسماء و صفات میں سیر شروع ہوجاتی ہے، اور مقامات کا یہ پانچواں دائرہ ہے۔ اس کے آگے تین درجات ہیں۔ پہلا درجہ کمالات نبوت کا ہے اس مقام میں ذات باری تعالٰے کا مشاہدہ بغیر صفات کے ہوتا ہے۔ کیونکہ صفات کا زائد وجود ہے ذات سے، لہٰذا صفات سے ذات کا الگ ہونا ممکن ہے۔ اگرچہ حقیقت میں الگ نہیں ہوتی۔ عارف بمطابق اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (آدمی اسی کے

---

[1] حضور این مراقبہ نیز مثل ماقبل است ۔ ۱۲ منہ

ساتھ ہوتا ہے جس سے اُسے محبت ہے) کی محبت ذاتِ باری تعالیٰ سے ہے۔ لہٰذا وہ اسی ذاتِ حق کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے۔

گذشتہ ولایات ثلثہ اور تجلیات صفات و شیونات و اعتبارات اس مقام میں ظل کی مانند ہیں اور ذاتِ حق تعالیٰ ان سے وراء الوراء ہے۔ نیز اس دائرہ میں عارف پر حروفِ مقطعات اور متشبہات کے اسرار و رموز منکشف ہوتے ہیں اور اب عروج کے بعد نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اگر نزول تام نہ ہو تو کمالاتِ نبوت سے متصف نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ابھی وہ اہلِ تمکین میں شامل نہیں ہوا اور ابھی تک مشاہدہ ظلال سے آگے تجاوز نہیں کر سکا اور اس کا مشہودی ایمان، ایمان بالغیب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پوری تشریح انشاء اللہ کتاب التصوف میں آئے گی۔ نیز اس مقام پر کثرتِ تلاوتِ قرآن ترقی کا باعث ہوتی ہے خصوصاً نماز میں۔

۲۵ نیت مراقبہ کمالات رسالت

فیض می آید از ذات بیچون کہ منشأ کمالات رسالت است بہ ہیئت وحدانی[۱] من بواسطۂ پیران کبارؒ (توقف)

ترجمہ: ذات بیچوں حق تعالیٰ کہ کمالاتِ رسالت کی منشاء

---

[۱] ازیں مراقبہ الی آخر مراقبات حضور در لطیفۂ اخفا بقیہ اگلے صفحہ پر

ہے سے میری ہیئت وحدانی میں فیض مشائخ عظام کے توسل سے آرہا ہے۔ (توقف)

۲۰۔ نیت مراقبہ کمالات انبیاء اولوالعزم

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء کمالات انبیاء اولوالعزم است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ۔ (توقف)

ترجمہ:۔ بے چوں حق تعالیٰ کی ذات جو کہ اولوالعزم انبیاء کے کمالات کی منشاء ہے سے مشائخ عظام کے توسل سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔

یہ مقام اولوالعزم انبیاء سے مخصوص ہے۔ تجلی ذاتی دائمی کا تیسرا درجہ ہے اور اولوالعزم انبیاء علیہم السلام صرف پانچ ہیں۔ سیدنا وسندنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سیدنا ابراہیم خلیل اللہ، سیدنا نوح، سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام یہ بھی درجات میں مختلف ہیں۔ سب سے بلند درجہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ ان کا عزم خواہ اللہ سے مامور یا نہ ہو مطلقاً اللہ تعالےٰ کی رضا

نقد حاشیہ:۔ اخفا مباشد کہ ایں سخن را غیر مرۃ از جناب الیشان شنیدہ ام ۱۲ منہ

سے واقع ہوتا ہے۔ یہ کمالاتِ رسالت کا نقطہ اخیرہ ہے جو صرف اولوالعزم رسل علیہم السلام کو حقیقت میں حاصل ہے اور اُن کے توسل و تبعیت و وراثت سے کاملین اولیاء کو بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

یہ کمالات بھی دائرہ کی شکل میں رونما ہوتے ہیں۔ دائرہ کمالات نبوت کے اندر کمالات رسالت کا دائرہ اور اس کے مرکز میں کمالات اولوالعزم کا دائرہ اور اس دائرے کے مرکز میں خاتم الرسالت کا دائرہ۔ (شکل ملاحظہ فرمایئے)
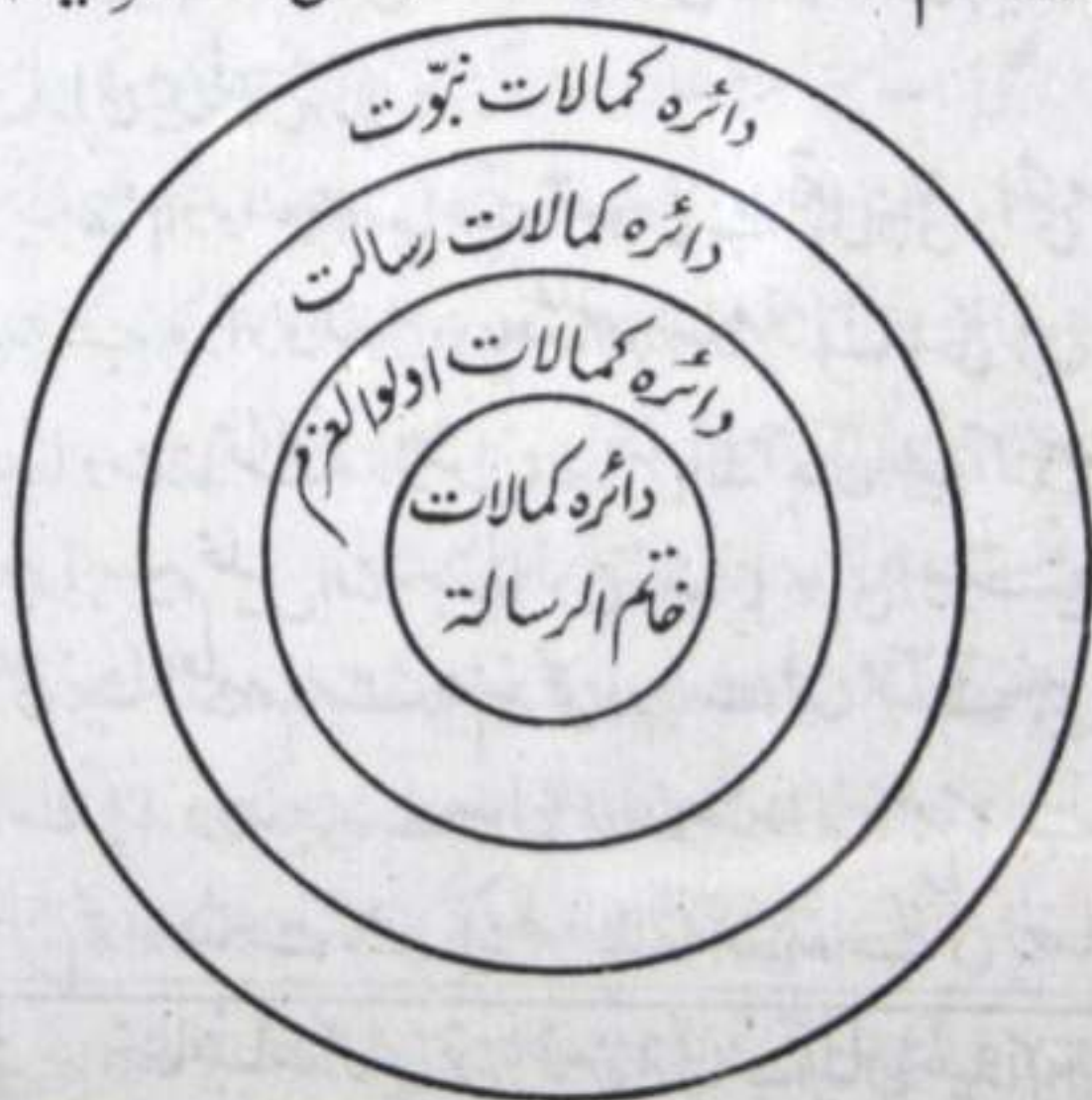
صاحب کمالات خاتم الرسالت ولایت و کمالات و
ئق و اسرار و معارف کا ختم کرنے والا یعنی خاتم ہے۔

ئرہ قیومیت : ان کمالات کے حصول کے بعد قیومیت
دائرہ مشہود ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ دائرہ اولوالعزم سے مترشح ہے۔
لیکن اس کے ارفع و اعلیٰ بالشان ہونے کی وجہ سے علیحدہ
ن کیا جاتا ہے۔ کمالاتِ اولوالعزم دائرہ کے بعد قیومیت
لافت کا دائرہ مشہود ہوتا ہے۔

دائرہ قیومیت

چونکہ اس مقام میں کمال درجہ نزول تام ہوتا ہے اور رسولِ
م صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مکمل ترین نائب ہوتا ہے عام
ان میں اس طرح نظر آتا ہے کہ جیسا کہ عام انسان ہو لہٰذا اس
م کے عارف کی پہچان دوسروں سے زیادہ مشکل ہوتی ہے
لیے مخالفت بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ البتہ اس
توجہ نہائت قوی التاثیر ہوتی ہے۔
اور عصر حاضر کے قیوم میرے مرشد کامل و اکمل شیخ المشائخ

حضرت سیدی سیف الرحمٰن اخوندزادہ پیر ارچی خراسانی آف
مُرشد آباد (خیبر ایجنسی باڑہ پشاور (پاکستان) ہیں۔
مذکورہ بالا تمام کمالات و فیوضات جواب تک عارف
حاصل کر چکا ہے کمالاتِ قیومیت کے سامنے مانند ظل و شب
مثال کے ہیں اور یہ منصب تمام مقامات مذکورہ سے ارفع و اعلیٰ
کمالات ثلاثہ کے بعد سلوک کے دو راستے ہیں۔ ایک بجانب
حقائقِ الٰہیہ دوسرا بجانب حقائق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مرشد
جس طرف چاہے کہ طالب کو چلائے۔ چونکہ سب سے قبل ا
حقائق کو بیان فرمانے والے امام ربانی عارف حقانی سید
مجدد الف ثانی قدست اسرارہ ہیں اور آپ نے حقائق الٰہیہ
پہلے ذکر فرمایا ہے۔ اسی لیے میرے مرشد گرامی مجدّدِ عصر
قیوم زماں حضرت مبارک صاحب قدست اسرارہ بھی حقائق الٰہ
کے مراقبات پہلے ہی کراتے ہیں۔

۲۷۔ نیت مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی

فیض می آید ذات بیچون کہ مسجودِ جمیع ممکنات است
و منشاءِ حقیقت کعبۂ ربانی است بہ ہیئت وحدانی
من بواسطۂ پیران کبار رح (توقف)

ترجمہ : بے چوں و بے مثل ذات تعالیٰ جو کہ تمام
ممکنات کی مسجود اور حقیقت کعبہ ربانی کی منشاء
ہے سے بوسیلہ مشائخ عظام علیہم الرضوان میری
ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف روز)

تشریح : حقیقت کعبہ سے مراد سراوقاتِ عظمتِ کبریا
یا نور صرف ہے جو تمام کا مسجود اور تمام تعینات کا اصل
ہے۔ سراوقاتِ عظمت وکبریا میں اضافت بیانیہ یعنی عظمت وکبریا
ذاتِ پاک کے سراوقات ہے (سر، پردے) حدیث قدسی
میں ہے۔ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ
نَازَعَنِيْ فِيْهِمَا اَحَطُّهُ فِيْ نَارِيْ (کبریائی میری ردا (چادر)
اور عظمت میری ازار (تہ بند) ہے پس جو شخص ان دونوں میں
میرے ساتھ منازعت کرے میں اسے آگ میں پھینک دوں گا
جس طرح چادر اور تہ بند انسان کے بدن کو چھپاتے ہیں۔ اسی
طرح صفت عظمت وکبریاء اللہ تعالیٰ کی حقیقت وادراکِ بصر
سے مانع ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے لا تدركه الابصار
نگاہ اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔ نورِ صرف کا حال نورِ آفتاب کے
شعار کا سا ہے جو اس کے قرب کا حاجب ہے۔ نور عین قرص

سے منتشر ہو کر اس کا حجاب بن جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث
شریف میں ہے حجابہ النور۔ بلکہ حقیقت کعبہ ذات
الٰہی ہے۔ بحیثیت مسجودیت و معبودیت اور مرتبۂ احدیت سے
اور صور علمیہ جو کہ ذاتِ باری کا مرتبۂ واحدیت ہے اس سے
فوق ہے۔ حضرت وجود سے بھی فوق ہے۔ کیونکہ حضرت امام
قدس اسرارہٗ کے قدیم قول کے مطابق وجود تعین اول اور حقیقت
محمدیہ ہے اور جدید قول کے مطابق تعینِ حبی حقیقت محمدیہ
حقیقتِ کعبہ اس تعینِ حبی سے بھی فوق ہے۔ اسی بناء پر حضرت
امام ربانی مذکور ارشاد فرماتے ہیں کہ صورت کعبہ صورت محمدی
اور حقیقت کعبہ حقیقتِ محمدیہ سے فوق ہے۔ کیونکہ صورت کعبہ
صورت محمدیہ اور حقیقت کعبہ حقیقت محمدیہ کی مسجود ہے
اور چونکہ حقیقتِ محمدیہ مراتب تعینات سے مترشح ہوتی ہے
یہ حقیقت کعبہ مراتب تعینات سے فوق ہے۔

اس مقام پر سالک کو ذاتِ پاک کی عظمت و کبریائی نظر
آتی ہے اور دریائے ہیبت و جلال میں مستغرق ہو جاتا ہے
جب لاکھوں میں سے ایک عارف کو اس مرتبہ میں فنا و بقا حاصل
ہوتی ہے تو وہ ممکنات کی توجہ اپنی طرف پاتا ہے۔

۲۸ نیت مراقبۂ حقیقت قرآن مجید

فیض می آید از وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشا حقیقت قرآن مجید است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبارؒ۔

ترجمہ: ذات بے چوں حق تعالیٰ جو کہ حقیقت قرآن مجید ہے کی وسعت سے بواسطہ مشائخ عظام میری ہیئت وحدانی میں فیض آ رہا ہے۔

تشریح: حقائق الٰہیہ میں سے دوسرا دائرہ حقیقت قرآن ہے حقیقت قرآن سے مبدء وسعتِ بے چوں ذاتِ باری تعالیٰ ہے اور یہ حقیقت کعبہ ربانی سے فوق ہے۔ حقیقت کعبہ کو تو نور صرف یا نور محض سے تعبیر کیا جا سکتا تھا، مگر حقیقت قرآن پر نور کے اطلاق کی بھی گنجائش نہیں۔ اسی طرح سہ گانہ ولایت اور کمالاتِ نبوت سے بھی برتر ہے۔ اہلِ سُنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت حق تعالیٰ ازل تا ابد واحد بسیط کلام کے ساتھ متکلم ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ کلامِ الٰہی کے واحد بسیط ہونے کے باوجود تفصیل موجود ہے۔ انشاء (اوامر و نواہی) اور خبار کا نور جدا جدا ہے۔ کیونکہ عین اجمال میں وسعت و تفصیل کا پایا جانا صفات و وسعت کمال سے ہے۔ اس مرتبہ کی اجمال و تفصیل

فہم و عقل انسان سے بالاتر ہے۔ اس مقام پر عارف کامل پر قرآن
مجید کے مقطعات اور متشابہات منکشف ہو جاتے ہیں۔ قرآنی
مقطعات جو کہ محبوب و محب کے درمیان بلا واسطہ اسرار ہیں۔ اوپر
والا نصف دائرہ ہیں اور متشابہات جو کہ محبوب و محب کے
درمیان بلا واسطہ رموز ہیں وہ نچلا نصف دائرہ ہیں۔

حروف مقطعات قرآنی

متشابہات قرآنی
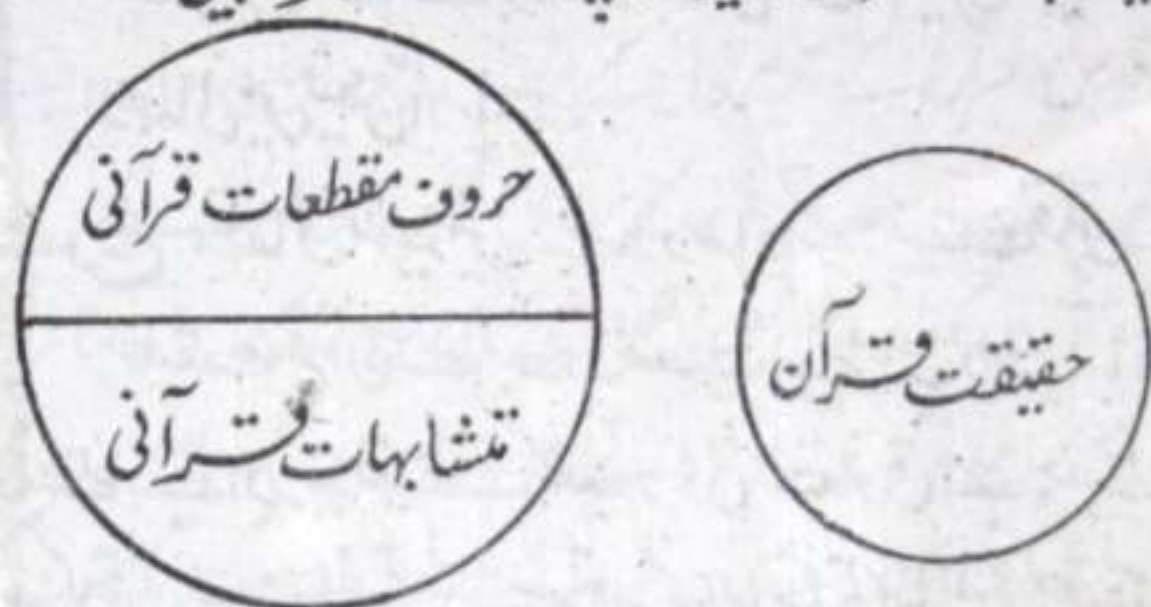
حقیقت قرآن

نیز قرآن مجید کا ایک ایک حرف ایک دریا نظر آتا ہے۔
جو کعبۂ مقصود تک پہنچانے والا ہے۔ تلاوت قرآن مجید میں نہایت
درجہ کی حلاوت محسوس ہوتی ہے اور احکم الحاکمین سے۔ راز و
نیاز کی باتیں کرتا ہے۔ بسا اوقات تمام بدن ہی زبان بن جاتا ہے

۲۹۔ نیت مراقبۂ حقیقت صلوٰۃ

فیض می آید از کمال وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشاء
حقیقت صلوٰۃ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ

پیرانِ کبارؒ۔ (توقف)

ترجمہ :۔ ذات حق تعالےٰ کے وسعت کمال سے جو کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ ہے بوسیلہ مشائخ عظام میرے ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف روز)

تشریح : حقیقت صلوٰۃ سے مراد کمال وسعت بیچوں ذات پاک حق تعالےٰ ہے۔ حقیقت کعبہ اور حقیقتِ قرآن اس کے جزو نظر آتے ہیں، اور حقیقت صلوٰۃ سب کمالات کی جامع ہے۔ شبِ معراج میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قف یا محمد فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّی تو ممکن ہے کہ اسی حقیقتِ صلوٰۃ کی طرف اشارہ ہو مضمونِ حدیث اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ۔ اس جگہ بہ بوجہ کمال ظاہر ہوتا ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حالت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ المومن نیز فرمایا : اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ العبد من الرب فِی الصَّلٰوۃ۔ نیز قرۃ عینی فِی الصَّلٰوۃ اور اَرِحْنِی یا بلال اور جو کمالات و مشاہدات نماز کے باہر مشہور ہوتے ہیں۔ وہ نماز کے اندر والے کمالات کے مقابل ظلال کی مانند ہیں اور جو حقیقتِ صلوٰۃ سے واقف ہے وہ نماز کے دوران ظاہر

سے مطلقاً تعلق ختم کر کے عالم غیب سے ملحق ہو جاتا ہے جس کی کیفیت معلوم نہیں ہو سکتی۔ یہ تمام کمالات اور حقائق اس وقت منکشف ہوتے ہیں کہ جب کتب فقہ کے مطابق نماز کے فرائض، شرائط، واجبات، سنن و مستحبات کا لحاظ رکھا جائے اسی لیے فرمایا اِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ۔

۳۰۔ نیت مراقبہ معبودیت صرفہ

فیض می آید از حضرت ذات بیچون کہ منشاء معبودیت صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رح

ترجمہ: حضرت ذات حق تعالیٰ بے چوں جو کہ منشاء معبودیت صرفہ ہے سے مشائخ عظام کے وسیلہ جلیلہ سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف روز)

تشریح: یہ مقام مرتبہ صلوٰۃ سے فوق ہے کیونکہ اس کے اوپر محض مرتبہ وجوب ہے حضرت تقدس و تعالیٰ کے مرتبہ تجرد و تنزیہہ کے واسطے صادر ہے۔ عارفین کاملین کی سیر قدمی کی نہایت حقیقت صلوٰۃ کی نہایت تک ہے۔ اس کے اوپر معبودیت صرفہ ہے اس دولت میں کسی کو کسی طرح بھی شرکت کی اجازت نہیں: تاکہ اوپر کوئی قدم رکھے۔ یہاں تک

تو عبادت و عابدیت کی آمیزش بھی نظر کی طرح قدم کی بھی گنجائش ہے
اور جب معاملہ معبودیت محضہ تک پہنچتا ہے تو قدم کوتاہی کرتا
ہے اور اس کی سیر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن بحمدہٗ تعالیٰ وہاں سیر نظری
کی ممانعت نہیں اور عارف کی استعداد کے مطابق نظر کی اجازت
ہے اور یہاں کلمہ طیبہ کی حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ غیر مستحق
آلہہ کی عبادت کی اس جگہ نفی متصور ہوتی ہے اور معبود حقیقی کا
اثبات کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں اس مقام میں
حاصل ہوتا ہے۔ عابدیت و معبودیت میں فرق بالکل واضح ہو
جاتا ہے۔ مبتدی و متوسط کے حال کے مناسب لاموجود اور لامطلوب
الا اللہ ہے۔ اس سے فوق لامقصود الا اللہ ہے سب سے
فوق لامعبود الا اللہ ہے اس مقام کے مناسب ہے۔ یہ بھی
یاد رکھیے کہ اس مقام میں ترقی اور نظر میں تیزی عبادت کے
واسطے سے وابستہ ہے۔ دوسری عبادتیں شاید اس کی تکمیل
میں مدد کریں (خلاصہ مکتوب نمبر ۷۷ دفتر سوم) تفصیل شرح
مراقبات میں آئے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

۳۱۔ نیت مراقبہ حقیقت ابراہیمیؑ

فیض می آید از حضرت ذات بے چون کہ محب صفات

خود است ومنشاءِ حقیقت ابراہیمیؑ است بہ ہیئت
وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ (توقف روز)

ترجمہ: حضرت بے چوں ذاتِ حق تعالےٰ جو کہ اپنی صفات کی محب اور منشاءِ حقیقت ابراہیمی ہے سے مشائخ عظام کے توسل سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے (توقف ا

تشریح :- اس مقام پر سالک کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک خاص قسم کا انس پیدا ہوجاتا ہے اور تمام مخلوق سے اس قدر بے توجہی و بے التفاتی ہوجاتی ہے کہ کسی توسط و توسل پر راضی نہیں ہوتا گویا حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے آتش نمرود میں جو جواب حضرت جبریل علیہ کو دیا تھا (اما الیکَ فلا) یعنی مجھے تیری کوئی حاجت نہیں اس کا مصداق بن جاتا ہے اور یہاں درود ابراہیمی کا پڑھنا زیادہ مفید اور باعثِ ترقی ہے۔

۳۲- نیت مراقبۂ حقیقت موسویؑ

فیض می آید از حضرت ذات بیچون کہ محب ذات خود است ومنشاءِ حقیقت موسوی است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ (توقف روز)

ترجمہ :- اس ذات بے چوں حق تعالےٰ سے جو کہ اپنی ذات

کی محبت اور حقیقت موسوی کی منشاء ہے۔ سے میری ہیئت وحدانی میں بوسیلہ مشائخ عظام فیض پہنچ رہا ہے۔ (توقف سوز)

تشریح : اس مقام میں محبت ذاتیہ ہے۔ اس کے باوجود شانِ استغنائی اور بے نیازی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یہی راز ہے کہ بعض مواقع پر حضرت کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ السلام سے بظاہر خلافِ ادب کلمات سرزد ہوئے جیسا کہ قرآن مجید ہے اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ (کیا ہمیں ہمارے بے وقوفوں کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے یہ محض تیری آزمائش ہے) اور نیز یہ مقام، مقام شوق بھی ہے جیسا کہ فرمایا رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ (اے میرے رب میں تیری زیارت کرنا چاہتا ہوں تو اپنی زیارت کرا دے)

اس مقام کے عارف کو یہ درود شریف تقریباً تین ہزار کے قریب روزانہ پڑھنا چاہیئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى كَلِيْمِكَ سَيِّدِنَا مُوْسٰى۔

۳۳۔ نیت مراقبہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم فیض می آید از حضرت ذات بیچون کہ محب ذات خود است

ومحبوب ذات خود است ومنشاء حقیقت محمدؐ لیست بہ
ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ (توقف روز)

ترجمہ :۔ بے چوں ذات حق تعالےٰ جو کہ اپنی ذات کی محب اور محبوب
بھی ہے اور منشاء حقیقت محمدیہ ہے سے بوسیلہ مشائخ عظام
میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

تشریح :۔ یہ حقائق کی اصل اور حقیقت الحقائق ہے اور دیگر
حقائق خواہ انبیاء علیہم السلام کی ہوں یا ملائکہ کی اس
حقیقت الحقائق کے سامنے ظلال کی مانند ہے۔ اسی لیے آپ کی
شان میں فرمایا :

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَلَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِیَّةَ

اسی بناء پر خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ اور اس کے اوپر کوئی حقیقت
نہیں کیونکہ تعین اوّل کے دائرہ کا یہ مرکز ہے سب سے افضل اولیاء
محمدی المشرب کے سلوک کی یہ انتہا ہے اور اس سے ترقی جائز نہیں
کیونکہ اس سے اوپر قدم رکھنا دائرہ امکان سے نکل کر وجوب میں
قدم رکھنے کے مترادف ہے جو کہ شرعاً اور عقلاً محال ہے۔

میاں فقیر اللہ جلال آبادی فرماتے ہیں قطب الاقطاب

مجدد الف ثانی قدس اسرارہ کو تعین اول تعین جبی سے فوق جو عروجات نصیب ہوئے وہ مرض موت میں اس رات حاصل ہوئے جس شب کو آپ نے رحلت فرمائی۔ اس کی پوری تفصیل انشاءاللہ شرح مراقبات میں بیان کروں گا۔

اور اس مقام پر سالک کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ہر امر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ہی اتباع اچھا معلوم ہوتا ہے۔ امام الطریقہ امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے قول مبارک (خدا ازاں مے پرستم کہ رب محمد است) کے معنی اس جگہ ظاہر ہوتے ہیں۔ یہاں یہ درود پڑھنا نہایت مفید

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰاتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

۴۳۔ نیت مراقبہ حقیقت احمدیؐ

فیض می آید از ذات بیچوں کہ محبوب ذات خود است و منشأ حقیقت احمدؐ لیست بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبارؒ (توقف روز)

ترجمہ: فیض آرہا ہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات پاک سے جو اپنی محبوب آپ ہے اور جو منشاء حقیقت احمدی ہے

تشریح : یہ مقام محبوبیت محضہ ہے لیکن اس کا تعلق روحی ہے اور اس کو دائرہ محبوبیت صرفہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں بھی درود شریف مفید ہے جو حقیقت محمدی میں مذکور ہوا۔

۳۵۔ نیت مراقبۂ حب صرف۔

فیض می آید از ذات بے چون کہ منشاء حب صرف است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبارؒ۔ (توقف روز)

ترجمہ : فیض آرہا ہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات پاک بے چون سے جو منشاء حب صرفہ ہے، بواسطہ مشائخ عظام۔

تشریح : اس مقام پر نسبت کا کمال علو اور باطن کی بیرنگی ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ مرتبہ اطلاق و لاتعین کے بہت قریب ہے۔ یہ مقام ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص مقامات سے ہے دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حقائق کا یہاں نشان تک نہیں ملتا کیونکہ یہی تعین حبی اور حقیقت محمدی ہے جس کا اوپر بیان ہوا۔

۳۶۔ نیت مراقبۂ لاتعیّن

فیض می آید از ذات مطلق بے چون کہ موجود است بوجود خارجی و منزّہ است از جمیع تعینات بہ ہیئت وحدانی من

بواسطۂ پیرانِ کبارؒ (توقف روز)

ترجمہ: فیض آرہا ہے میری ہئیت وحدانی پر اس ذات پاک سے جو تعینات سے مبرا ہے، بواسطہ مشائخ عظام کے

تشریح: یہاں سیر قدمی کی گنجائش نہیں۔ اگر کسی پر فضل الٰہی ہو جائے تو صرف سیر نظری ہو گی۔ یہ مقام بھی حضور سرورِ انبیاء علیہم السلام کے خصائص سے ہے لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے طفیل سے آپ کے بعض امتیوں کو بھی اس خوانِ نعمت سے اُلش عطا ہوا ہے ؎

اگر بادشاہ بر درِ پیر زن
بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن

اس سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت پائی جاتی ہے کہ آپ کے نمک خوار اور اُلش خوار بھی اس دولت سے مشرف ہوتے ہیں۔

خلاصہ:۔ مراقبات کے ضمن میں تین ولایتیں، تین کمالات اور سات حقائق مذکور ہیں ان کے علاوہ کچھ مقامات کا ذکر ہوا ہے۔ یہ تمام گویا دریا میں سے قطرے کا ذکر ان اوراق میں

کیا گیا ہے۔ اس معزز خاندان کے تمام متوسلین کو حاصل نہیں ہو
بعض ولایت قلبی بلکہ دائرہ امکان تک رہ جاتے ہیں۔ بعض کو ولایت
کبریٰ اور بعض کو ولایت عُلیا حاصل ہوتی ہے اور بہت کم کو کمالات
ثلثہ حاصل ہوتی ہیں اور خال خال حقائق سبعہ وغیرہ سے فائز ہوتے ہیں

اسباق سلسلۂ چشتیہ ہاشمیہ سیفیہ

خواجۂ خواجگان کامل العصر و مکمل الدہر اخندزادہ سیف الرحمن صاحب مبارک دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ نقشبندیہ کی تکمیل کے بعد سلسلۂ چشتیہ کے اسباق کی تعلیم دیتے ہیں۔

آپ کا طریقہ تعلیم سلسلہ چشتیہ مندرجہ ذیل ہے۔

آپ سلسلہ چشتیہ کا پہلا ذکر "ھُو" دیتے ہیں۔

پہلا سبق **طریقۂ ذکر**: "ھُو" لطیفۂ روحی سے تصور کے ساتھ لطیفۂ قلب پر اور پھر قلب سے سِر، سِر سے خفی، خفی سے اخفیٰ۔ اس طرح تمام لطائف سے ہوتے ہوئے دوبارہ لطیفہ روحی پر ضرب لگاتا ہے اور زبان سے بھی کہنا چاہیئے کلمہ "ھُو" کو تلوار جیسا فرض کرنا چاہیئے اور ماسوا اللہ کو باطن سے نکال دینا چاہیئے۔ چرخ کی طرح لطائف میں گردش کرنا چاہیئے۔ عروج کے لیے لاتعین تک ایک لاکیف مینار تصور کرکے اس کے باہر کی طرف اس پر سیڑھی کا تصور کرتے ہوئے عروج کیا جاتا ہے۔ پہلی دفعہ شروع کرنے پر ڈھوجل

جَلاَلَہٗ" اور سَوْ دفعہ پورا ہونے پر بھی جل جلالہٗ کہنا ہے۔

دوسرا سبق: چشتیہ مبارکہ کا دوسرا ذکر "اَللّٰہ" ھُوْ" ہے اس کو اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ دونوں الفاظ یعنی اللہ کو الگ کر نیز اللہ کے آخر میں جو (ھا) ہے اس کی بھی آواز آئے اور لفظ "ھُو" الگ کر کے ظاہر کریں۔ کیونکہ یہ دونوں الگ الگ نام ہیں ان کو ایک نام بنا کر پڑھنا یعنی "اَللّٰہ" یا "اِلاّ ھُوْ" پڑھنا درست نہ

طریقۂ ذکر اللہ کا تصور قلب پر ضرب اور ھُو کا تصو روح پر ضرب لگائیں اور زبان سے اسم ذات بھی کہنا ہے۔ ہر لفظ کو دوسرے سے جدا کر کے پڑھنا چاہیئے، اور لاتعین تک ایک مینار تصور کر کے اس کے اندر گول گردش ساتھ لاتعین تک عروج کرنا ہے۔ پہلی دفعہ جَلّ جَلاَلَہٗ (۱۰۰ مرتبہ پورا ہونے پر بھی جل جلالہ کہنا ہے۔

تیسرا سبق تیسرا ذکر "ھُوَ اَللّٰہ" ہے "ھو" کا تصور روح "اللّٰہ" کا تصور قلب پر۔ زبان سے بھی ادا کرنا پہلی دفعہ اور سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے کے بعد جَلّ جَلاَل کہنا ہے۔

طریقہ چشتیہ کا چوتھا ذکر مبارک۔

چوتھا سبق اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقّ لَیْسَ الْھَادِیْ لَاھُوْ ہے اس کا طریقہ ذکر اس طرح ہے کہ اَنْتَ الْھَادِیْ انت قلب پر اور "الحق" کا تصور اخفیٰ پر "لَیْسَ الْھَادِیْ" اخفیٰ سے دوبارہ قلب تک لے جائے "اِلَّا" قلب پر اور "ھو" کا تصور روح پر کرے ساتھ ہی ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔

یہ ذکر انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ نزولی سبق کہلاتا ہے۔

طریقہ چشتیہ کے اسباق ختم ہوئے۔ چشتیہ مبارکہ میں عدد ی مراعات نہیں ہیں بلکہ نقشبندیہ کی طرح دائمی ذکر کیا جاتا ہے۔ مراقبات: حضرت مبارک صاحب فرماتے ہیں نقشبندیہ کے مراقبات ہی چشتیہ کے لیے ہیں۔

اسباق طریقہ قادریہ و سہروردیہ ہاشمیہ سیفیہ

قیوم زمان مجدد وقت حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم مرید کو سلسلۂ چشتیہ کی تکمیل کے بعد سلسلہ قادریہ مبارکہ کے اسباق کی تعلیم دیتے ہیں۔ جس کے اسباق کی ترتیب طریقہ ذکر درج ذیل ہیں۔

مشائخ سلسلہ قادریہ سیفیہ مریدین کو استغفار کا حکم دیتے ہیں
اس کا بہتر وقت صبح صادق سے قبل نماز تہجد کے بعد ہے اگر
اس وقت نہ پڑھ سکے تو نماز عصر کے بعد پڑھ لیا جاتا ہے۔ دن رات
میں تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ مندرجہ ذیل استغفار پڑھا جاتا ہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ یہ استغفار خارج از اسباق ہے۔ لیکن تزکیۂ نفس
کے لیے مشائخ عظام حکم دیتے ہیں۔

استغفار کے علاوہ سلسلہ قادریہ کے نو (۹) اسباق ہیں۔

۱۔ پہلا سبق نفی اثبات یعنی کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) اس کا
طریقہ یہ ہے کہ لفظ "لَا" سے تصور میں جھاڑو بنا کر اس کے ذریعے
قلب و باطن سے ماسوا کی کدورت و ظلمت کو صاف کرتے ہوئے سینے کی طرف
سے لطائف ہوتے ہوئے دائیں کندھے کی طرف اٹھایا جاتا ہے
لفظ "اِلٰہ" بغیر "ھا" ملائے قالب تک لے جائے اور لفظ
ھاء کو بائیں کندھے پر لے جائے اور "اِلَّا اللّٰہ" کی ضرب قوت
شدت کے ساتھ قلب پر لگائی جائے اس تصور کے ساتھ
اِلَّا اللّٰہ کی ضرب سے انوار قلب پر وارد ہوتے ہیں اور کدورت
ظلمات اس طرح ختم ہوتے ہیں جیسے کہ لوہے کی زنگ ختم

ی ضرب شدید سے صاف ہو جاتی ہے۔ نیز چار معنی میں سے ایک
معنی کہ تصور ضرور رکھے یعنی لا معبود اِلّا اللہ، لا مقصود اِلّا
اللہ، لا موجود اِلّا اللہ، لا مطلوب اِلّا اللہ۔ تصوّر میں
لفظ لَا سے معبودان باطلہ کی نفی اور اِلّا اللہ سے وحدہٗ لا
شریک کا اثبات کرے۔ اس طرح سے جب سو (۱۰۰) مرتبہ پورا
ہو جائے تو آخر میں پر محمد رسول اللہ کہے۔ الفاظ کو صحیح اور پورا پورا کلمہ
ادا کرنے میں احتیاط کی جائے ورنہ اجر میں کمی ہو گی یا معنی بدلنے
سے گناہ ہو گا۔ تعداد (ایک ہزار)

۱۔ دوسرا ذکر شریف اثبات یعنی "اِلّا اللہ" پڑھنے کا طریقہ یہ
ہے کہ پہلی دفعہ لَا اِلٰہَ اِلّا اللہ طریقہ مذکورہ کے ساتھ پڑھے
اور پھر دوسری بار "اللہ" کا ذکر شروع کرے اور بائیں کندھے
سے قلب پر مذکورہ تصوّر کے ساتھ ضرب شدید لگائے۔ سو (۱۰۰)
مرتبہ پورا ہونے پر آخر میں محمد رسول اللہ پڑھے۔ اس میں بھی الفاظ
صحیح ادا کرنے میں احتیاط کرے (تعداد ایک ہزار)

۱۔ دوسرا ذکر شریف اثبات یعنی "اِلّا اللہ" پڑھنے کا طریقہ
ہے کہ پہلی دفعہ لَا اِلٰہَ اِلّا اللہ طریقہ مذکورہ کے ساتھ
پڑھے اور پھر دوسری بار "اِلّا اللہ" کا ذکر شروع کرے۔ اور

بائیں کندھے سے قلب پر مذکورہ تصور کے ساتھ ضرب شدید لگائے
سو (۱۰۰) مرتبہ پورا ہونے پر اخفیٰ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھے
اس میں بھی الفاظ کو صحیح ادا کرنے میں احتیاط کرے۔ تعداد ایک ہزار

۳۔ تیسرا سبق اسم ذات یعنی "اللّٰہ" پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی بار "اللہ جل جلالہ" پھر اللّٰہ، اللّٰہ اور سو مرتبہ (۱۰۰)
پورا کرنے کے بعد جل جلالہ، کہے تصور کے ساتھ اس کی ضرب
دل پر لگائے اور زبان سے بھی ادا کرے۔ تعداد ہزار ہے (۱۰۰۰)

۴۔ چوتھا سبق "ھُو" طریقہ ذکر یہ ہے کہ ذکر "ھُوْ" لطیفہ روح سے قلب، قلب سے سر، سر سے خفی، خفی سے
اخفیٰ اور اخفیٰ سے دوبارہ روح پر لائے اور زبان سے بھی کہے او
اس کی حرکت بھی کروی یعنی چرخ کی طرح گول گردش ہے۔ کلمہ
"ھو" سے ایک تلوار سے کاٹتا رہے۔

کروی نقش بننے کے بعد ایک بلا کیف مینار لاتعین تک
فرض کرکے اس مینار سے خارج (باہر کی جانب) عروج کرے۔
ذکر سے مینار کے خارج لاتعین تک کے مقامات میں سیر واقع
ہے اور فیض اسماء وصفات کی تفصیل سے وارد ہوتا ہے۔ پہلی
ھُوَ جَلَّ جَلَالُہٗ اور سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرتے کے بعد

جل جلالہٗ کہے۔ یہ عروجی سبق ہے (ایک ہزار مرتبہ)

۵۔ پانچواں سبق مراقبہ۔ طریقہ یہ ہے کہ نماز عصر اور نماز فجر کے بعد قعدہ کی صورت میں یعنی دوزانو ہو کر بیٹھ جائے اور قبلہ سے ذرا سا دائیں جانب مڑ کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے سانس اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائے اور لطیفہ قلب میں تصور سے اللہ اللہ کہے اور اپنے لطیفہ قلب مبارک کی طرف مدینہ میں مقابل تصور کر کے اکتساب فیض کرے۔ یوں تصور رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے میرے قلب میں انوار منتقل ہو رہے ہیں۔ زبان کو اوپر کے تالو کے ساتھ ملائے رکھے اور کم از کم چار رکعت نماز یا ۵ منٹ کی مقدار مراقبہ کرے۔ مراقبہ کے دوران سانس ختم ہو جائے تو ناک کے ذریعے سانس لے سکتے ہیں۔

۶۔ چھٹا سبق "اللہ ھُوْ" طریقہ ذکر یہ ہے۔ اللہ کا تصور قلب پر اور "ھُوْ" کا تصور روح پر ہو اور زبان سے بھی ذکر کرے اور مذکورہ مینار تصور کرے اور اس مینار کے داخل یعنی اندر کی جانب گول گردش کے ساتھ لاتعین تک عروج کرے۔ اس ذکر سے اسماء صفات باری تعالیٰ کے اجمال و تفصیل کے درمیان

سے فیض وارد ہوتا ہے۔

پہلی بار" اللہ ہو" جَلَّ جَلَالُہٗ اور سو (۱۰۰) مرتبہ پورا ہونے کے بعد جَلَّ جَلَالُہٗ پڑھے۔ دونوں الفاظ کو الگ الگ ظاہر کرے (ایک ہزار مرتبہ) ہے۔

۷۔ ساتواں سبق " ھو اللہ : طریقہ ذکر یہ ہے کہ" ھُوْ کا تصوّر روح پر اور" اللہ" کا قلب پر کرے۔ ساتھ میں زبان سے بھی کہے اور لاتعین تک مینار کے اندر سیدھا۔ یعنی خط مستقیم میں عروج کرے اور اس میں اسماء و صفاتِ باری تعالیٰ کے اجمال سے فیض حاصل کرے۔

احتیاط لازمی ہے کہ دونوں ناموں کو الگ الگ ظاہر کرے اور ایک دوسرے میں مدغم نہ کرے (ایک ہزار مرتبہ)

۸۔ آٹھواں ذکر " اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ"

طریقۂ ذکر یہ ہے کہ" اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ" کا تصوّر قلب پر اور" الحق" کا اخفیٰ پر اور پھر" لَیْسَ الْھَادِیْ" اخفیٰ سے دوبارہ قلب تک۔ اِلَّا قلب پر اور لفظ" ھُوْ" کا تصور لطیف روحی پر لے جائے اور زبان سے بھی ادا کرے۔ یہ ذکر نہایت

عجز و انکساری اور تواضع کے ساتھ کرے یہ ذکر نزولی ہے (تعداد ۱)

درود شریف۔

۹۔ **نواں سبق** اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اس کے پڑھنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ کی سمت دو زانو ہو کر باوضو اور عطر لگا کر بیٹھ جائے۔ اس کا حضور اخفیٰ میں رکھے اور زبان سے بھی کہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخفیٰ مبارک سے فیض حاصل کرے اور (۱۰۰) مرتبہ پورا ہونے پر یہ بھی ساتھ پڑھے۔

وَصَلِّ وَسَلِّمْ کَذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

یہ درود شریف نہایت حضور قلبی کے ساتھ خشوع و خضوع، شوق و محبت اور تضرع کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رابطہ قائم کر کے ادب و احترام سے پڑھے۔ کیونکہ عاشقین و سالکین کا درود و سلام بذات خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنتے ہیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوں اور آپ چل رہے ہوں تو یہ بے ادبی ہے۔

۱۰۰۰

(ایک ہزار مرتبہ)

طریقہ سہروردیہ ہاشمیہ سیفیہ

سہروردیہ شریف کے اذکار و اسباق وہی قادریہ والے ہیں البتہ صرف مراقبہ میں فرق ہے۔ قادریہ میں مراقبہ پانچویں نمبر پر ہے۔ سہروردیہ میں سب سے آخر پر ہے۔ اس کے علاوہ قادریہ مراقبہ پانچ منٹ ہے اور سہروردیہ مبارکہ کا بیس (۲۰) منٹ ہے اور اکثر کے لیے حد نہیں اور طریقہ مراقبہ میں بھی فرق ہے جو مندرجہ ذیل ہے

طریقہ سہروردیہ کا مراقبہ

سلسلہ سہروردیہ میں مراقبہ درج ذیل طریقہ پر کیا جاتا ہے اسباق سہروردیہ کے اختتام کے بعد باوضو مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر، عطر لگا کر اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائے۔ مراقبہ میں آنکھیں بند کرنا لازم ہے۔ مدینہ منورہ کی طرف ایک سیدھا راستہ فرض کرلے جس میں انبیاء، اولیاء زمین و آسمان کے فرشتے اور مشائخ سلسلہ اور حاضرین مجلس اسی راستے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے چلیں اپنے شیخ کے رابطے کے ساتھ اور مراقبہ

سے پہلے جو اسباق پڑھے ہیں۔ ان کا ثواب بطور تحفہ اپنے سر پر رکھ کر سُرور اور عشق و محبّت، استغراق اور باطنی سُرور کی طرح شوق و ذوق سے ذکر شروع کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں وہ تحفے پیش کرنے کے لیے جب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم شریف میں ان مذکورہ اشخاص کے ساتھ ایک حلقہ بنا کر مجلسِ ذکر تشکیل دیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مجلس و محفل ذکر صدر تصور کر کے فیضِ طلب کرتے رہیں۔ پھر اپنے وظیفہ کا ثواب بطور تحفہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کرے۔ پھر واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ جائے اور مذکورہ ترتیب سے ذکر کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیض حاصل کرتا رہے اور اسی بیٹھا رہے اور جب مراقبہ ختم کرنے کا ارادہ کرے تو سب مجلس والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت طلب کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مل جائے تو جب جہاں مراقبہ جہاں بیٹھا ہُوا ہے وہاں تصور رجعت "قہقری" یعنی اُلٹے پاؤں ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے واپس ہو جائے اور دوسری ارواح مبارکہ بھی اپنی اپنی جگہ چلی جائیں گی۔ جب اپنے مکان پر آ پہنچے تو اپنی آنکھیں کھول دے۔

ختم خواجگان

بعد حمد الٰہی و درود بر سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واضح ہو کہ معمولاتِ سیفی شریف میں مولانا علی محمد بلخیؒ نے لکھا ہے کہ خزینۃ الاسرار کے آخر میں آیا ہے کہ ختم خواجگان کے بہت فوائد ہیں۔ برائے دفع بلیات و رفع حاجات، فیوضات اور فتوحات اور ایصالِ ثواب کو ارواح طیبات کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ جس کی ترتیب درج ذیل ہے۔

ختم خواجگان

۱- فاتحہ شریف (۷) سات مرتبہ

۲- اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ (۱۰۰) مرتبہ

۳- درود شریف۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ (۱۰۰) مرتبہ

۴- سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ۔ (۷۹) مرتبہ

۵۔ سورہ اخلاص شریف (۱۰۰۰) مرتبہ

۶۔ فاتحہ شریف (۷) بسات مرتبہ

۷۔ درود مذکورہ (۱۰۰) مرتبہ

ختم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

۱۔ درود مذکورہ (۱۰۰) مرتبہ

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (۵۰۰) مرتبہ

۳۔ درود مذکورہ (۱۰۰) مرتبہ

ختم خلفاءِ ثلٰثہ یعنی حضرت عمر و حضرت عثمان

و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ

اَکْبَرْ۔ (۵۰۰) مرتبہ

۲۔ درود پاک مذکورہ (۱۰۰) مرتبہ

ختم امام ربانی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۔ درود شریف مذکورہ (۱۰۰) مرتبہ

۲۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط (۵۰۰) مرتبہ

ختم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ درودِ پاک مذکورہ (۱۰۰) مرتبہ

۲- حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط (۵۰۰) مرتبہ

۳- درود شریف مذکور (۱۰۰) مرتبہ

ختم حضرت خواجہ معصوم اول قدس اللہ سرہٗ العزیز۔

۱- درود شریف مذکور (۱۰۰) مرتبہ

۲- لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔

(۵۰۰) مرتبہ

۳- درود شریف مذکور (۱۰۰) مرتبہ

ختم حضرت شاہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ العزیز۔

۱- درود شریف مذکور (۱۰۰) مرتبہ

۲- اَللّٰھُمَّ یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنَا بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ (۵۰۰) مرتبہ

۳- درود شریف مذکور (۱۰۰) مرتبہ

ختم حضرت مولانا صاحب محمد ہاشم سمنگانی رح

۱- درود شریف مذکور (۱۰۰) مرتبہ

۲- اَللّٰھُمَّ یَا اَخْفَی اللُّطْفِ اَدْرِکْنَا بِلُطْفِكَ الْاَخْفٰی (۵۰۰) مرتبہ

۳- درودِ پاک مذکور (۱۰۰) مرتبہ

ختم حضرت مرشدنا اخوندزادہ صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

درود شریف مذکور (۱۰۰) مرتبہ

سورۃ لایلف قریش (۵۰۰) مرتبہ

درود شریف مذکور (۱۰۰) مرتبہ

ختم حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف مذکور (۷) مرتبہ

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی

وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط (۱۰۰) مرتبہ

درودِ پاک مذکور (۷) مرتبہ

ختم حضرت خضر علٰی نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسلام

درود شریف مذکور (۷) مرتبہ

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ط

(۱۰۰) مرتبہ

درود شریف مذکور (۷) مرتبہ

اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ (۱۰۰) مرتبہ

اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ (۱۰۰) مرتبہ

اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ (۱۰۰) مرتبہ

۴ اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتْ۔ (۱۰۰)

۵ اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضْ۔ (۱۰۰)

۶۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتْ (۱۰۰)

۷۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتْ (۱۰۰)

۸۔ اَللّٰھُمَّ یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ (۱۰۰)

۹۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ۔ (۱۰۰)

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ (۱۰۰)

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَاحِمَ الْعَاصِیْنَ۔ (۱۰۰)

۱۲۔ اَللّٰھُمَّ یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ (۱۰۰)

۱۳۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُیَسِّرَ کُلِّ عَسِیْرٍ (۱۰۰)

۱۴۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی (۱۰۰)

۱۵۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی (۱۰۰)

۱۶۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابْ (۱۰۰)

۱۷۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابْ (۱۰۰)

۱۸۔ اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ (۱۰۰)

۱۹۔ اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ (۱۰۰)

۲۰۔ اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ الْفَاتِحِیْنَ (۱۰۰)

۲۱- اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ (۱۰۰) مرتبہ

۲۲- اَللّٰھُمَّ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ (۱۰۰) مرتبہ

۲۳- اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ (۱۰۰) مرتبہ

اَغِثْنَا بِفَضْلِكَ وَبِکَرَمِكَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ط وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ۔ ایک مرتبہ

شجرہ شریفیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

یا الٰہی اپنی ذات بہترین کے واسطے
رحم فرما رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ کے واسطے

صدقِ باطن کر عطا صدیقِ اکبر کے طفیل
دے یقیں سلمان رضی اللہ عنہ کے ذوقِ یقیں کے واسطے

یا الٰہی ساتھ ہو محشر میں قاسم کا نصیب
شاہ جعفر رہنمائے متقیں کے واسطے

بایزید و بوالحسن کی راہ پر ہم سب چلیں
شیخ کامل بوعلی روشن جبیں کے واسطے

نورِ قلب خواجۂ یوسف سے کر حصہ عطا
عبد خالق غجدوانی دلنشیں کے واسطے

چشمۂ فیضانِ عارف سے ہوں ہم بھی مستفید
خواجۂ محمود فخر العارفیں کے واسطے

حضرت خواجہ عزیزاں کا تصدق اے عزیز!
مرہم الطاف دے قلبِ حزیں کے واسطے

یا الٰہی ! علم و عرفاں کی ملے دولت ہمیں
بابا سماسیؒ امام العاشقیں کے واسطے
کھول دے باب عنایت صدقۂ میر کلالؒ
دے مکاں جنت میں اس جنت مکیں کے واسطے
ہاتھ میں ہر دم رہے دامانِ شاہِ نقشبند
خواجہ عطارؒ صدر الصادقیں کے واسطے
دے ہمیں بھی حضرت یعقوبؒ چرخی سا کمال
خواجۂ احرارؒ امام الواصلیں کے واسطے
یا الٰہی از پئے زاہدؒ حصاری زہد دے
خواجہ درویشؒ دُر مریں کے واسطے
حضرت امکنگیؒ بے مثل جیسا بسط دے
باقی باللہؒ تاجدار سالکیں کے واسطے
یا الٰہی دے مجددؒ الف ثانی سا خلوص
خواجہ معصومؒ قیوم امیں کے واسطے
بنی رنگت دے ہمیں بھی صبغۃ اللہؒ کے طفیل
خواجہ اسماعیلؒ امام العارفیں کے واسطے

ملتمس کر مجھ کو مثل حضرت عبد الاحد
شیخ احمد قطب و قیوم زماں کے واسطے

یا الٰہی بخش مجھ کو شیخ آدم سا کمال
حاجی عبداللہ بہادر پاسباں کے واسطے

حضرت مامون کا صدقہ عطا کر دے اماں
گنج نعمت شہ نعیم بے کساں کے واسطے

یا الٰہی کر عطا سیّد محمد سا وقار!
حافظ صدّیق، مردِ حق نشاں کے واسطے

نور باطن بخش مثل حضرت حافظ عمر
رہنمائے دیں، شعیب طالباں کے واسطے

سوز مجھ کو حضرت اخند صاحب سا نواز
نجم دیں توقیر نور کہکشاں کے واسطے

یا الٰہی دے حمید اللہ تگابی سا شعور
شیخ کامل، شہ رسول طالقان کے واسطے

کوئی ٹکڑا مجھ کو خوان حضرت ہاشم کا دے
سیف رحماں، ہادیٔ عصر رواں کے واسطے

کر عطا احمد کو بھی خلعت فقر و غنا
شیخ اکمل، دلیل رہرواں کے واسطے

شجرۂ مبارکہ سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ سیفیہ

یا الٰہی اپنی عظمت کے بیاں کے واسطے

کر مدد میری شہ کون و مکاں کے واسطے

یا الٰہی علم و حکمت کے خزانے کر عطا

حیدر کرّار، مولائے جہاں کے واسطے

کھول مجھ پر باب فیض نسبت خواجہ حسن

عبد واحد واقف رازِ نہاں کے واسطے

یا الٰہی کر عطا ذوق فضل ابنِ عیاض

شیخ ابراہیم، رشک سروراں کے واسطے

ذکر کی توفیق دے مثل حذیفہ مرعشی

شہ ہبیرہ، دلربائے عاشقان کے واسطے

یا الٰہی بخش تقویٰ حضرت مُمشاد سا

شیخ ابو اسحاق شیخ کاملاں کے واسطے

یا الٰہی شیخ ابو احمد سارے عجز و نیاز

بو محمد پیشوائے عارفاں کے واسطے

یا الٰہی کر عطا مجھ کو ابو یوسف سا دل

خواجہ مودود امیر کارواں کے واسطے

حشر میں مجھ کو عطا ہو قربت حاجی شریف

خواجہ عثمان، پیر چشتیاں کے واسطے

سید اجمیر کا صدقہ اعانت کر میری

سن گزارش قطب دیں، قطب زماں کیواسطے

یا الٰہی! کر مجھے بھی مظہر گنج شکر

صابر مخدوم فخر صابراں کے واسطے

یا الٰہی دے مجھے بھی سوز قلب شمس دیں

شہ جلال الدین، سکون قلب و جاں کیواسطے

صادق آئے عبد حق ابدال کی مجھ پر مثال

شیخ عارف صدر بزم صادقاں کیواسطے

عبد قدوس سا مجھ کو بھی عطا کر جذب و شوق

شیخ رکن الدین خضر سالکاں کے واسطے

ساتھ ہو ہر دم میرے معصوم ثانی کی دعا
حضرت شاہ محمد نور دیں کے واسطے

یا الٰہی دے صفی اللہ سا صدق و صفا
شہ ضیاءُ الحق، ضیاءُ العالمیں کے واسطے

روح میں ہر دم رہے حاجی میاں جی کی ضیاءٔ
پیر شمس الحق، رفیق الطالبین کے واسطے

عیب پوشی کر الٰہی! از پئے شاہ رسول
پیر ہاشم کی نگاہ دور بیں کے واسطے

کاملِ بے مثل سا احمد کو کامل بنا
سیف رحمٰن رہنمائے کاملیں کیواسطے

رشحات کلک محمد شہزاد مجددی سیفی

شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ سیفیہ

حمد بے حد خالق عرش بریں کے واسطے
ہدیہ تسلیم فخر مُرسلیں کے واسطے
یا الٰہی ہو عطا فیض علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
نام جن کا ہے وظیفہ عارفیں کے واسطے
یا الٰہی بخش ہم کو نعمت علم و عمل
حضرت خواجہ حسن کنز الیقیں کے واسطے
یا الٰہی بخش ہم کو قربت شیخ حبیب رحمۃ اللہ علیہ
حضرت داؤد امام الکاملیں کے واسطے
حضرت معروف کرخی سا ہمیں عرفاں دے
شیخ سری رہنمائے متقیں کے واسطے
یا الٰہی دے ہمیں بھی بادہ جام جنید
شیخ شبلی پیشوائے عاشقیں کے واسطے

یا الٰہی بخش فیض نسبت عبد العزیز
عبد الوحد واقف اسرار دیں کے واسطے
شیخ طرطوسی ابو الفرح کا
ابو لحسن شیخ علی قطب امیں کے واسطے
دے تقرب از طفیل شیخ کامل بو سعید
عبد القادر یعنی غوث العالمیں کے واسطے
ستقامت دے الٰہی شاہ دولہ کے طفیل
دل کو چمکا شہ منور دوربیں کے واسطے
کر مجھ کو مثال شاہ عالم دہلوی
شیخ احمد خضر راہ سالکیں کے واسطے
یا الٰہی بخش ذوق شہ جنید سرہندی
حافظ صدیق شیخ العاملیں کے واسطے
کر سائل حل الٰہی از پئے حافظ عمر
پیر کامل شہ شعیب رجبیں کے واسطے
نفس کو کر دے مزکّیٰ از پئے عبد الغفور
کر مصفا قلب شیخ نجم دیں کے واسطے

دے حمید اللہ تگابی سا ہمیں ذوقِ طلب
شہ رسول طالقانی دلنشیں کے واسطے

یا الٰہی پیر ہاشم کی عطا کر پیروی
سیف الرحمٰن راہنمائے واصلیں کے واسطے

اے خدا احمد کا دونوں جہاں میں رکھ بھرم
شیخ زمن امیر راسخیں کے واسطے

رشحاتِ قلم
محمد شہزاد مجددی سیفی

شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ سیفیہ

یا الٰہی اپنی توصیف و ثنا کے واسطے
کر عطا توفیق نعت مصطفیٰ کے واسطے
یا الٰہی کھول عقدے مجھ پہ میری ذات کے
باب شہر علم، علی المرتضیٰ کے واسطے
یا الٰہی! رہرو راہ حسن بصری بنا
پیکر تقویٰ، حبیب باصفا کے واسطے
یا الٰہی! پیرو داؤد طائی کر مجھے
حضرت معروف کرخی بے ریا کے واسطے
یا الٰہی سری سقطی سا تقرب کر عطا
شیخ عالم، شہ جنید باخدا کے واسطے
یا الٰہی حضرت ممشاد سا کر فقر عطا
شہ ابوالعباس احمد پارسا کے واسطے

یا الٰہی کر عطا شیخ محمدؐ سی تڑپ
شیخ قطب الدین عمرؒ شمع ہدیٰ کیواسطے

یا الٰہی بخش دل کو ذوق شیخ بو نجیبؒ
شہ شہاب الدین شیخ الاصفیا کے واسطے

یا الٰہی دے بہاؤالدین سا حسنِ عمل
شیخ رکن الدین، فخر الاولیاء کے واسطے

یا الٰہی دے جلال الدین سا مجھ کو جلال
شیخ اجمل شاہ، کامل رہنما کے واسطے

یا الٰہی سیّد بڈھن سی دے طبعِ نفیس
شیخ درویش محمدؒ، حق نما کے واسطے

یا الٰہی بخش کیف حضرت عبد القدوس
شیخ رکن الدین، پیر با وفا کے واسطے

یا الٰہی حضرت عبد الاحد سا فہم دے
شہ مجدد الف ثانی، مقتدر کے واسطے

یا الٰہی کر عطا آدم بنوری کے فیوض
حاجی عبداللہ بہادر، پیشوا کے واسطے

یا الٰہی حضرت مامون جیسا امن دے
شہِ نعیم کا موی، مشکل کُشا کے واسطے

یا الٰہی بخش حضرت شہ محمدؐ سا سرور
حافظ صدّیق، امام الاتقیا کے واسطے

یا الٰہی: حضرت حافظ عمر سا دے حُضور
شہِ شعیب تور دھری، باسخا کے واسطے

یا الٰہی: خلوت عبدالغفور اخند دے
شیخ نجم الدین، مقبول الدعا کے واسطے

یا الٰہی دے حمید اللہ تگابی سا مقام
شہِ رسول طالقانی، بارضا کے واسطے

یا الٰہی: حضرت ہاشم سا استغناء نواز
سیف رحمن پیکر جود و عطا کے واسطے

یا الٰہی قرب دے احمد کو اپنا
اپنے پیاروں اور اپنے اقربا کے واسطے

نتیجۂ فکر: محمد شہزاد مجدّدی

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ

مدینہ منورہ حرم نبوی علی صاحبہا الصّلوٰۃ والتسلیمات میں نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ کے پیر طریقت حضرت مولانا محمد قادر بخش صاحب اور ان کے پیرومرشد شیخ محمد زاہد بن ابراہیم بردسوی قدس اللہ اسرارہٗ جو کہ جرمن سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اعتکاف کے دوران تقریباً روزانہ ملاقات ہوتی رہی اور انہوں نے اپنے سلسلہ کے اوراد و وظائف کی کتاب عطا کی اور فرمایا چونکہ سلسلہ ایک ہی ہے۔ لطائف و مراقبات بھی ایک ہیں۔ دیگر اوراد و وظائف قدرے مختلف ہیں۔ لہٰذا سلسلہ خالدیہ کے وظائف کی بھی اجازت ہے ان کو بھی پڑھا کریں۔

ا۔ ختم خواجگاں مختصر۔

و اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمِ

ب۔ اللّٰہ

ج۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

د۔ درود شریف۔

سورہ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ
لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الظَّالِمِيْنَ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞
بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَاَنْبِیَاءِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِهٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِـهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ہ۔

م م م

م م

م

سلسلہ چشتیہ نظامیہ

سلسلہ چشتیہ نظامیہ جو مجھے میرے شیخ اول پیر طریقت تارک الدنیا حضرت خواجہ مشتاق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ تو گیرے شریف سے حاصل ہوا ہے۔

اس سلسلہ کے وظائف درج ذیل ہیں:۔

نفی و اثبات (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) دو سو مرتبہ۔

طریقہ: سلسلہ قادریہ میں جو طریقہ آپ پڑھ چکے ہیں وہی طریقہ چشتیہ نظامیہ کا ہے۔ سو کے بعد محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھا جاتا ہے۔

مربع بیٹھ کر دائیں پاؤں کی رگ کیماس کو بائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے پکڑ کر ذکر کرے کہ اس طرح خطراتِ نفس بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

اِلَّا اللّٰہ۔ تین سو مرتبہ۔

طریقہ:۔ پہلی بار پورا کلمہ طیبہ پڑھ کر پھر اِلَّا اللّٰہ سو بار پڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے۔

۳- اَللّٰہ۔ چھ سو مرتبہ

۴- ھُوْ ۔ بارہ سو مرتبہ۔

یہ ذکر تہجد یا نماز مغرب کے بعد پڑھنا بڑا مستحسن ہے۔

۲- اَللّٰہُ حبسِ دم سے تصور کے ساتھ دل پر ضرب لگائیں۔

یہ ذکر تقریباً کم از کم دس منٹ تک کریں تاکہ قلب ذاکر ہو جائے

دوسرا طریقہ : دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے آنکھ ناک، کان اور منہ بند کرے اور پاؤں سے مقعد اور عضوِ تناسل کو بند کر کے ذکر کرے اس طرح کے ذکر کو ذکرِ اتم یا ذکر اعظم کہتے ہیں۔ اس طرح سے آہستہ آہستہ لطائف ستہ ذاکر ہو جاتے ہیں۔

۳- لطائف کے ذاکر ہونے کے بعد اسماء و صفاتِ حق تعالیٰ سَمِیۡعٌ بَصِیۡرٌ، عَلِیۡمٌ۔ عروج و نزول کے طریقہ سے تصور دل کے ساتھ ذکر کرے۔

۴- اس کے بعد اللّٰہ حَاضِرِیۡ، اَللّٰہُ نَاظِرِیۡ، اَللّٰہُ شَاہِدِیۡ اللّٰہُ مَعِیۡ کا مراقبہ کرے۔

فائدہ :۔ نمبر ۳، ۴ یعنی اسماء کا تصور اور مراقبہ فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت خواجہ غلام رسول توگیروی علیہ الرحمہ کے مزار شریف سے بطریقہ اویسی میسر ہوئے ہیں۔ لیکن فقیر کچھ

عرصہ یہ خیال کرتا رہا کہ کہیں اس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو، جب میں
نے حضرت علامہ مولانا میاں فقیر اللہ علیہ الرحمۃ جلال آبادی
افغانستان کی کتاب "طریق الارشاد" میں سلسلہ چشتیہ کے اوراد
پڑھے تو ان میں بھی دونوں اوراد مذکورہ بالا طریقہ سے درج تھے
جس سے میرا قلق و اضطراب دور ہو گیا۔
۔ پاس انفاس :۔ بیٹھتے اُٹھتے، چلتے پھرتے ہمہ وقت اپنے
سانس سے اَللّٰہ ھُو کا ورد جاری رکھے۔
طریقہ :۔ جب سانس باہر آئے تو اَللّٰہ اور اندر
داخل ہو تو ھُو کا تصور جمائے۔
فائدہ :۔ آج سے تقریباً بیس برس پہلے کا واقعہ ہے،
جب میں آستانہ عالیہ تو گیرے شریف ضلع بہاولنگر میں درسِ
نظامی کا مدرس اول تھا۔ ضلع اوکاڑہ میں "کھوہ پاک" کے نام سے
ایک جگہ ہے وہاں قادری سلسلہ کے حضرت سائیں سید غلام رسول
صاحب علیہ الرحمہ" نامی ایک مشہور بزرگ کا مزار ہے۔ وہاں
حاضری دی تھی تو ان کے مزار سے بھی بطریقہ اویسی حکم ملا تھا کہ
اللہ ھُو کا پاس انفاس کے ذریعہ سے ایک کروڑ مرتبہ ذکر کرو۔
پھر آپ پر وحدت الوجود کے اسرار منکشف ہو جائیں۔

۶۔ چلہ جات :۔ مختلف اوراد کے چلہ جات ہیں جو کہ اپنے شیخ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق کئے جاتے ہیں۔

۷۔ ان کے علاوہ دیگر وظائف۔

ا۔ درود مستغاث شریف روزانہ ایک بار۔

ب۔ دلائل الخیرات ایک منزل یومیہ۔

ج۔ مسبعات عشر۔ صبح و شام یا صرف شام کو۔

د۔ حزب البحر۔ روزانہ ایک بار۔

ہ۔ دعائے سیفی۔ ایک بار۔

و۔ نوافل۔

تہجد بارہ رکعت یا کم از کم چار رکعت۔

اشراق ، چار رکعت ، حفظ الایمان ۔ دو رکعت۔

چاشت ، چار رکعت ، اوابین ۔ چھ رکعت۔

تلاوت :۔ روزانہ۔ ایک سیپارہ یا کم از کم ایک دو رکوع۔

سورۂ یٰس :۔ صبح نماز فجر سے پہلے یا بعد میں ایک بار۔

سورہ واقعہ ، نماز مغرب کے بعد ، سورہ ملک ، نماز عشاء کے بعد

سورہ مزمل۔ نماز تہجد کے بعد یا عشاء کے فرض اور وتر کے درمیان گیارہ مرتبہ۔

نظامِ اوقات سالک وصوفی مجدّدی

ہرامر میں اتباعِ سُنت ملحوظ رہے عزیمت واصل پر عمل اور بدعت سے پرہیز چاہیئے، فرائض واجبات وسنن کے ادا کرنے اور محرمات ومکروہات ومشتبہات سے اجتناب ہر سالک پر لازم ہے کہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی سے معمور رکھے، کوئی لمحہ، ساعت اور گھڑی ذکر الٰہی سے خالی نہ ہوے

ذکر گو ذکر تا ترا جان است

پاکیٔ دل ز ذکر رحمان است

جب تہائی رات باقی ہو توجاگ اُٹھے اور اُٹھتے ہی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ احسن طریقہ سے وضو کرکے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات اور سورہ حشر کی تین آیات کی تلاوت کرے۔

نیز سید الاستغفار تین بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ
وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ۔

نمازِ تہجد پھر نمازِ تہجد پڑھے جو اس راہ کی ضروریات سے ہے بارہ رکعتیں، دو دو کی نیت سے ادا کرے۔ اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورہ یٰسین پڑھے ورنہ آٹھ رکعتوں میں ختم کرے اس کی کل اسّی آیات ہیں ہر رکعت میں دس دس آیات پڑھ لے، باقی چار میں فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھ لے۔

اور اگر سورہ یٰسین یاد نہ ہو یا وقت تنگ ہو تو سورۃ فاتحہ کے بعد تین تین بار اخلاص پڑھ لے۔

اور چار رکعت پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔ مقدور بھر کوشش کرے کہ ناغہ نہ ہو اور اگر رات کو عشاء کے بعد وتر نہیں پڑھے تو تہجد کے بعد وتر پڑھے۔ حضرت خواجہ عزیزاں رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا ہے کہ جب تین دل کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ مومن بندے کی کسی مراد کے حصول کے لیے کافی ہیں. بندے کا دل قرآن مجید کا دل، رات کا دل، یعنی نماز تہجد میں سورہ یٰسین کو جو قلب قرآن ہے. اخلاص دلی سے پڑھا تو مراد حاصل ہو گئی۔

استغفار : تہجد کے بعد ۳۱۳ بار یہ استغفار پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اس کے بعد نفی و اثبات حبسِ دم سے ایک ہزار بار اس کے بعد بغیر سانس روکے ذکر کرتا رہے اور مراقبات میں سے کسی مراقبہ میں مشغول رہے۔

آذان فجر کے فوراً بعد فجر کی سنتیں گھر پر ہی پڑھے. اس کے بعد اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ اس طرح پڑھے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی آخری میم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کے ساتھ ملا کر اَلْحَمْدُ پڑھے. اگر ہر بار حبس دم سے پڑھے تو نہایت مفید اور افضل ہے اس کے بعد تلاوتِ قرآن یا شغل باطن میں مصروف رہے جب جماعت کا وقت ہو جائے تو مسجد میں جائے، داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔
باجماعت نماز ادا کرے۔ نماز کے بعد. تین بار استغفار. آیۃ الکرسی
ایک بار، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللهِ. ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۴ بار
اَللهُ اَكْبَرُ. ایک بار چوتھا کلمہ. اس کے بعد سورہ یٰسین
تلاوت کرے۔

نماز فجر اور مغرب کے بعد علاوہ ازیں۔
اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ. سات سات بار کہے۔
سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ وَسُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ
ایک ہزار بار اور صبح کے وقت یا کم از کم سو بار
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۲۰۰ بار۔
فجر کے بعد مسجد میں ہی اپنی جگہ بیٹھا رہے. شغل باطن میں مصروف
رہے. جب آفتاب ایک نیزہ یا دو نیزہ کی مقدار بلند ہو جائے تو
وہیں دو رکعت یا (چار رکعت دو دو کی نیت) نماز اشراق ادا
کرے جس کی ہر رکعت میں بقول خواجہ احرار قدس اسرارہٖ فاتحہ
کے بعد سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے۔

اس کے بعد دو رکعت استخارہ دن رات پہلی رکعت میں
سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ، دوسری رکعت

میں سورۃ اخلاص پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَا اُرِیْدُ مِنَ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ اَیَّ عَمَلٍ دِیْنِیًّا کَانَ اَوْ دُنْیَوِیًّا خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَآجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَا اُرِیْدُ مِنْ عَمَلِ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ اَیَّ عَمَلٍ دِیْنِیًّا کَانَ دُنْیَوِیًّا شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

دعائے استخارہ کے بعد تلاوت قرآنِ مجید و وظیفہ باطن میں مشغول ہو جائے۔

اگر اکیلا ہے اور اگر چند ساتھی اور بھی ہیں:

تو پھر حضرت سیدنا و مرشدنا میارک صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کے معمول کے مطابق اس وقت محفل کی جائے نماز فرض کے بعد اجتماعی دعا مانگ کر ایک سالک سورہ یٰسین کی تلاوت کرے اور دوسرے سنتے رہیں۔ اس کے بعد صاحب اجازت دوسروں کو ان کے اسباق کے مطابق ان کے لطائف پر توجہ کرے ساتھ ساتھ نعت شریف پڑھی جائے یا شریعت و طریقت کے مسائل بیان کیے جائیں جب نماز اشراق کا وقت ہو جائے تو اصحابِ اجازت نماز اشراق و استخارہ پڑھیں، پھر ناشتہ کیا جائے اس کے بعد اگر طالب یا استاد ہے تو درس و تدریس میں لگ جائے۔ طالبِ معاش ہے تو اپنے جائز حیلہ سے طلب معاش کرے۔

صاحبِ فراغت سالک دن چڑھنے کے بعد نماز ضحیٰ یا چاشت دو دو کی نیت سے ادا کرے۔ نماز تہجد کی طرح اس کی بھی بارہ رکعتیں ہیں۔ آٹھ، چار، دو بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ ان میں سورت فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورت والشمس دوسری میں واللیل، تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح باقی رکعات میں انہیں پھر اعادہ کرے اور اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھ لے، نماز چاشت ضحوٰی کبری سے پہلے پڑھ لینا چاہیئے، دوپہر کو کھانا کھا کر قیلولہ کرے کہ یہ سُنّت ہے

خوراک و پوشاک وغیرہ کسب حلال سے ہونا تقویٰ کی اساس ہے۔ اس کے بغیر کوئی عمل بھی چنداں سود مند نہیں، کھانا کھانے سے قبل، ہاتھ دھونا، نمک چاٹنا اور بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ فارغ ہونے کے بعد پھر ہاتھ دھونا اور یہ دعا پڑھنا بھی سنت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

زوال کے شروع ہوتے ہی نماز فی الزوال چار رکعت ایک سلام سے پڑھے، نماز ظہر مسجد میں باجماعت ادا کرے۔ نماز کے بعد تسبیح فاطمہ، آیۃ الکرسی سورۃ فتح کا آخری اور سورہ نوح کی تلاوت کرے۔ پھر درس و تدریس، تصنیف و تالیف یا سبق باطن میں وقت گزارے۔ اور بصورت ضرورت معاش کے لیے حیلہ کرے جب ہر چیز کا سایہ اصل کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو احناف کے نزدیک نماز عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ نماز عصر سے پہلے چار رکعت سُنت غیر موکدہ پڑھے۔ اس کے بعد اگر تہجد کے بعد یہ استغفار نہیں پڑھ سکا تو اب اسے پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اس کے بعد عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ پڑھے۔

اس کے بعد ختم خواجگان پڑھا جاتا ہے۔ جس کا ثواب امام ربانی

مجدد الف ثانی قدست اسرارہٗ و دیگر مشائخ عظام کو بخشا جاتا ہے بڑے خلوص اور عجز وانکساری و حضور قلب سے دعا مانگی جاتی ہے کہ ختم شریف کے بعد دعا مستجاب ہوتی ہے۔ ان کے وسیلے سے فتوحات ظاہری و باطنی کے حصول کے لیے یا کسی حاجت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ باقی وقت ذکر و فکر اور مراقبہ میں گزارے حضرت سیدنا قیوم زماں کا اس کے بعد معمول محفل کا انعقاد ہے جس میں سالکین کو توجہ کی جاتی ہے۔ اس وقت سالک بہت جلد فیض یاب ہوتا ہے

نماز مغرب کے بعد اسی طرح تسبیح فاطمہ، آیت الکرسی پڑھے اس کے بعد صلوٰۃ اوابین چھ رکعت دو دو کی نیت سے پڑھے بعد ازاں سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

صبح و شام تین تین بار بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اس کے پڑھنے سے ناگہانی آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

سورہ واقعہ ایک بار پڑھے۔

نماز عشاء باجماعت ادا کرے۔ اس کے بعد سورۂ ملک

الم سجدہ کی تلاوت کرے۔

خلاصہ :۔ پانچوں نمازوں کے بعد

۱۔ آیت الکرسی ایک ایک بار ــــ مرتے ہی جنت میں داخل ہو۔

۲۔ تسبیح سیدہ فاطمۃ الزہریٰ رضی اللہ عنہا ۳۳ بار، سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳، اللہ اکبر ایک بار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ، اس دن تمام جہاں میں کسی کا عمل اس کے برابر نہ ہو گا مگر جو اس کے مثل پڑھے۔

صبح میں (نماز تہجد سے لے کر نماز چاشت تک)

۱۔ استغفار (مذکورہ بالا) ۳۱۳ بار۔

۲۔ سید الاستغفار ۳ بار

۳۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمُلْکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ دو سو بار (۲۰۰) غربت و افلاس سے محفوظ رہے۔

۴۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ایک ہزار یا کم از کم ایک سو بار۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ سات بار۔

۵۔ دوزخ دعا کرے کہ اللہ اسے مجھ سے بچالے۔

۶۔ سورۂ یٰسین کی تلاوت۔

۷۔ فجر کی سُنتوں کے بعد پہلی روشنی میں پڑھے۔

يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا۔ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ (اکتالیس بار)

شام میں (نماز مغرب سے لے کر عشاء تک)

۱۔ نماز اوابین، چھ رکعت۔

۲۔ سورہ واقعہ، فقروفاقہ سے نجات ہو۔

۳۔ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ

سات بار، استقامتِ دین نصیب ہو۔

۴۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰ بار، رات بھر شر شیطان سے محفوظ رہے۔

نماز عِشاء کے بعد۔

سورۃ ملک

سورۃ الم، تنزل، سجدہ

سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ کافرون، فلق اور ناس تین تین بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے دونوں ہاتھوں کو پورے جسم (جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے) ہاتھ پھیرے۔ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے۔

رات سوتے وقت۔

تسبیح فاطمہ، ایک تسبیح۔

استغفار، تین بار۔

سورۃ الحشر کی آخری تین آیات۔

باوضو یہ کلمات پڑھتے ہوئے قبلہ رُخ داہنی کروٹ پر اسم محمد کی صورت بنا کر بستر پر لیٹ جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ. رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّآ اِلَیْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ. وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مِتُّ عَلَی الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا اَقُوْلُ۔

پھر نیند کے غلبہ تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔

بغیر ذکرِ خدا سونا مکروہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو وہ اللہ کی رحمت سے محروم رہا اور جو بستر پہ نیند کے لیے لیٹا اور خدا کا ذکر نہیں کیا تو وہ بھی رحمتِ الٰہیہ سے محروم ہے (ابوداؤد، کتاب الا

دن رات میں، (دن رات میں کسی ایک وقت)

١۔ سورۃ اخلاص، ہزار بار۔ ظاہری و باطنی فتوحات میسّر ہو

٢۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ہزار بار۔

رنج و غم و پریشانی سے محفوظ رہے

٣۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ، اَصْلِحْ شَاْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ ایک سو ہر قسم کی پریشانی اور مشکلات کی آسانی کے لیے اگر نہای ہی کوئی مشکل مہم ہو تو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے

٤۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَ

ا۔ کم از کم سات مرتبہ بالخصوص نماز میں تشہد کے بعد

ں ہے۔

نیز نفل نمازوں میں نماز تسبیح بھی ہے جو آغاز زوال کے بعد

ی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو دن رات میں کسی وقت پڑھ لے۔

روزانہ نہ پڑھ سکے تو ہفتہ میں ایک بار، ورنہ مہینہ میں ایک بار۔

ر بھی میسّر نہ ہو سکے تو سال میں یا عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھ

جانا چاہیئے۔

ماہِ رمضان کے روزے نہایت احتیاط سے رکھیں۔ گناہ و

ت اور لغویات سے پرہیز کریں۔

نماز تراویح، ختم قرآن اور آخری عشرہ کے اعتکاف کا ناغہ نہ

ے، شب قدر کا متلاشی رہے۔ جس طرح پنجگانہ نمازوں کے

رہ نمازیں ہیں اسی طرح رمضان کے روزوں کے علاوہ نفل

ے بھی ہیں، مثلاً شوال کے چھ روزے، ذی الحج کے پہلے

زے، ہر ہفتہ میں پیر کا روزہ کہ یوم ولادت رسول اللہ صلی اللہ

آلہ وسلم ہے اور پندرہ شعبان کا روزہ، نویں دسویں محرم الحرام

ر ماہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے رکھے۔

شب میلاد، شب برات، لیلۃ القدر اور عیدین کی راتوں کو

شب بیداری کا بھی سالک کو اہتمام کرنا چاہیئے کہ یہ ترقی درجا[ت]
قربِ خداوندی کے لیے نہایت مفید ہے۔

متوسط اور منتہی سالک کے لیے کثرتِ کلام مجید اور کثر[ت]
درود شریف بالخصوص جمعرات، روز جمعہ کے دن نہایت ہی مف[ید]
اور اگر زکوٰۃ اور حج کی شرائط پائی جاتی ہیں تو ان کی ادا[ئیگی]
میں بھی بڑا اہتمام کرے۔

الحاصل:۔ تصحیح عقائد کے بعد اعمالِ صالحہ کی بجا آور[ی]
میں بہت زیادہ کوشش کرے۔ وقتِ عزیز کا ایک لمحہ بھی
نہ کرے اور تمام اقوال و افعال، حرکات و سکنات میں ا[پنے]
خالق و مالک کی رضا مطلوب رکھے۔ (وَ اللہ الموفق والمع[ین])

چند اہم دواؤں کا ذکر

دشمن سے مقابلہ ہو تو پڑھے۔

یَا مَالِكَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْ[نُ]

دفع قرض کے لیے

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْ[نِنِیْ]
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

کسی قوم سے خطرہ لاحق ہو۔

ھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِی نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ
رُوْرِھِمْ۔

جب کسی حاکمِ وقت وغیرہ سے خطرہ ہو۔

لٰہَ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
بعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ
کَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ۔

کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھے۔

مْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ
کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً۔

بازار میں داخل ہو تو

لٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ
ہُ الْحَمْدُ، یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہٖ
یْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

آئینہ دیکھتے وقت

مْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ
حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

جب نیا کپڑا پہنے تو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ
خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ
وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

دوسری دُعا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ
وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

طہارت خانہ جانے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

باہر نکلنے کی دُعا

غُفْرَانَکَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی
وَعَافَانِیْ۔

گھر سے نکلنے کی دعا۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضِلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ

۱۱۱

اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ـ

گھر سے نکلنے کی دوسری دُعا ـ

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

گھر میں داخل ہونے کی دُعا ـ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ـ

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا ـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

اگر شروع میں بھول جائے تو جب یاد آئے تو کہے ـ

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ ـ

کھانا کھانے کی بعد کی دعا ـ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ

الْمُسْلِمِيْنَ ـ

دسترخوان سے اُٹھنے کی دُعا ـ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ

مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ـ

دودھ پی کر کہے ـ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ۔

جب کسی کے ہاں دعوت کھائے تو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

جب میزبان کے گھر سے نکلے تو کہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

جب کسی عورت سے نکاح کرے یا کوئی جانور خریدے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ۔

جب بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو کپڑے اتارنے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ عَلٰی مَا رَزَقْتَنَا اَبَدًا

نوٹ :- اس دعا کو ضرور پڑھنا چاہیئے ورنہ شیطان بھی اس کے ساتھ شریک کار ہوتا ہے۔ نیز روشنی بند کر کے اوپر چادر اوڑھ لینی چاہیئے۔ کیونکہ روشنی اور ننگی حالت میں مجامعت کر

سے بچے بے غیرت اور بے شرم ہو جاتا ہے۔

چند اسم مسنون دعائیں

جو نمازوں کے بعد یا کسی وقت بھی مانگی جا سکتی ہیں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ الْاٰخِرَةِ۔

○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔

○ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

○ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ الْخٰسِرِيْنَ ٥

○ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔

○ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔

○ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْ عَلَيْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا

غْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى
قَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ہ

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ
ذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ وَارْحَمْنِیْ
نَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ہ

○ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ
حُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا
تَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا۔

○ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
سَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَ
حُبَّ مَا یُقَرِّبُنَا اِلَیْكَ

○ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ الدِّیْنَ وَانْصُرْ
نْ نَصَرَ اَهْلَ الدِّیْنَ اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ
دِّیْنَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ اَهْلَ الدِّیْنَ۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْعِلَّةِ فِی الْغُرْبَةِ وَمِنَ الْمُذِلَّةِ

عِنْدَ الشَّيْبِ وَمِنَ الشَّقَاوَةِ عِنْدَ الْخَاتِمَةِ وَمِنَ الْفَضِيْحَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

○ اَللّٰهُمَّ زَيِّنْ ظَوَاهِرَنَا بِخِدْمَتِكَ وَبَوَاطِنَنَا بِمُحَبَّتِكَ وَقُلُوْبَنَا بِمَعْرِفَتِكَ وَاَرْوَاحَنَا بِمُشَاهَدَتِكَ وَاَسْرَارَنَا بِمُعَايَنَةِ جَنَابِ قُدْسِك

○ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى اَنْفُسِنَا وَلَا اِلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذَالِكَ وَكُنْ لَنَا وَلِيًّا وَنَاصِرًا وَحَافِظًا وَعَوْنًا وَمُعِيْنًا وَعَلٰى كُلِّ خَيْرٍ دَلِيْلًا وَمُلَقِّنًا وَمُؤَيِّدًا۔

○ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا مِمَّنْ غَابَ عَنَّا وَكُلَّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ فِي الدَّارَيْنِ حَسَنَةً يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

○ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ عَلَيْنَا بِجُوْدِكَ وَيَسِّرْ عَلَيْنَا بِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ یہ دُعا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمۃ نماز تہجد کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت | اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔

بیت الخلاء سے باہر آکر | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

اچھی چیز دیکھنے پر | مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

بری چیز دیکھنے پر | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

ادائیگی قرض کے لئے | اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ،

تزکیہ نفس کے لئے | اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰىهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا .

درد شکم یا بد ہضمی کے لئے | اس آیت کو پڑھ کر پیٹ پر دم کرلیا جائے یا پانی پر دم کرکے پی لیا جائے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۔

جنات کا اثر دور کرنے اور جادو کے دفعیہ کے لئے | اس آیت کو تین مرتب پڑھ کر دم کرے اور سورہ فاتحہ پانی پر دم کرکے پلادیا جائے. آیت یہ ہے :
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

اور اگر کوئی شخص جادو یا جنات کے اثر سے بیہوش ہوجاتا ہو تو چلو بھر پانی پر اس آیت کو پڑھ کر دم کیا جائے اور اس پانی کا چھینٹا منہ پر مارا جائے بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی ۝

زیادتیِ علم اور قوّتِ حافظہ بڑھانے کے لیے اس آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ فرماتا ہے اور قوّتِ حافظہ کو تیز کرتا ہے۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝

زبان کی لکنت دُور کرنے کے لیے اگر زبان میں لکنت ہو تو اس آیت کو پڑھا کرے، اس کے پڑھنے سے سینہ بھی کشادہ ہو جاتا ہے۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝

قبولِ توبہ کے لیے اِن آیات کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

درودِ حبیب برائے وصلِ حبیب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ عِلْمِكَ ۝

ایّامِ بیض کی دُعا چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو بعد نمازِ مغرب یہ درود پڑھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

بے چینی اور اضطراب کی حالت میں يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ،

کوئی مصیبت آجائے تو یہ دعا مانگی جائے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہو تو یہ دعا مانگی جائے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ،

بیمار کی عیادت کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

کسی شخص کی وفات پر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

قبر پر مٹی ڈالتے وقت قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر پر ڈالدے۔ پہلی مرتبہ پڑھے، مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دوسری مرتبہ کہے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے) اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

قبرستان جانے پر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ

الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ اَدْخِلْ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مِنْكَ رَوْحًا وَّرَيْحَانًا وَّمِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا ۔

شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے | رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۔

وضو کرتے وقت | اَتَوَضَّأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وضو کرنے کے بعد | اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔

غسل کرنے کی دعا | اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔

اذان سننے کے بعد | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔

بادل آتا دیکھ کر | اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ ۔

اور اگر وہ برسنے لگے تو پڑھے | اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا ۔

بجلی کے کڑکنے پر | وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۔

آندھی آنے پر | اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ۔

حالتِ زچگی کی دُعا درد زہ کی حالت میں یا بچہ کی ولادت میں کسی قسم کی کوئی تکلیف ہو توان آیتوں کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دَم کرکے زچہ کو پلادینے سے تمام تکلیفیں رفع ہوجاتی ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ○ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ○ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○

طلبِ اولاد کیلئے دُعا رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ○

قومی قوت کے لئے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ○

گناہوں کی بخشش اور عمل نامہ کو بھاری کرنیکے لئے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

نفاق، ریا وغیرہ سے بچنے کے لئے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○

صبح شام پڑھنے کی دُعا أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ؕ

کھانا شروع کرنے کی دُعا کھانا کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ پڑھنا چاہیئے۔ بھول جانے کی صورت میں جب یاد آجائے تو پڑھا جائے بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ○

کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ

الْمُسْلِمِیْنَ ۝

میزبان کے لئے دعا | اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

نیا پھل دیکھنے پر | اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا۔

نیا لباس پہننے پر | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

نیا چاند دیکھنے پر | اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

نو مسلم کی دعا | اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

تحفہ لیتے وقت | بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ

تحفہ دیتے وقت | وَفِیْھِمْ بَارَکَ اللّٰہُ

مجلس کے خاتمہ پر | اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعْصِیَتِکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْیَا۔ اَللّٰھُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَ

لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔

کسی مصیبت زدہ کو دیکھنے پر | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ اللّٰهُ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

سحری کی دعا | وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

افطار کی دعا | اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ،

آیاتِ سلام | تمام آفاتِ ارضی و سماوی سے بچنے کے لئے بعد نمازِ پنجگانہ آیاتِ سلام پڑھ کر دم کر لیا کریں، سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ○ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ○ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ○ سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ ○ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ○ سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

رنج والم سے ناچار ہو جائے تو اس طرح دعا کرے | اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ ۞

والدین کے حق میں دعا | رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

بیش از بیش عنایاتِ الٰہی کے لئے | رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞

درودِ غوثیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

دُعائے امن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ فَرِّجۡنَا بِدُخُوۡلِ الۡقَبۡرِ وَاخۡتِمۡ لَنَا بِالۡخَیۡرِ وَ الظَّفَرِ وَاغۡفِرۡ لَنَا وَلِوَالِدِیۡنَا وَلِجَمِیۡعِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِرَحۡمَتِکَ یَآ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ ○ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ○

سَیِّدُ الۡاِسۡتِغۡفَارُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ رَبِّیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ خَلَقۡتَنِیۡ وَ اَنَا عَبۡدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھۡدِکَ وَوَعۡدِکَ مَا اسۡتَطَعۡتُ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّ مَا صَنَعۡتُ اَبُوۡءُ لَکَ بِنِعۡمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوۡءُ بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ فَاِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ

شش کلمے

اوّل کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِؕ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ منزہ ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تمام تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاًَ سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

اَلَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا طالب ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر اُس گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر۔ اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا۔ اے اللہ! بے شک تو ہی غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے

ششم کلمہ ردِ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اے اللہ!

میں تیری پناہ کا طالب ہوں اس بات سے کہ میں کسی شئے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر، اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس شرک کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لے آیا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

یہ چھ کلمے خود اور اپنے سب بچوں کو زبانی یاد کرا دیں۔

فضائل سورۃ السجدۃ

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۃ سجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے (دارمی، ترمذی، نسائی، حاکم، عن جابر)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو اس سورۃ اور تبارک کو مغرب اور عشا کے درمیان پڑھے گویا اس نے لیلۃ القدر کا قیام کیا۔

سورۃ سجدہ قیامت کے دن اس طرح آئیگی کہ اسکے دو بازو ہوں گے اور اپنے پڑھنے والوں پر پروہ کرے گی اور (فرشتوں سے) کہے گی کہ اس شخص پر کوئی راستہ نہیں، اس پر کوئی راستہ نہیں یعنی اسکو مت پکڑو اسے چھوڑ دو۔ الم سجدہ اور تبارک الذی دیگر سورتوں پر ساٹھ نیکیاں زائد رکھتی ہیں اور ابن عمر نے ساٹھ درجے فرمایا۔ (دارمی، ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۃ الم تنزیل السجدہ کا پڑھا کرتے تھے۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۲ بحوالہ بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ وابن عباس)

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ اَمْ

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۗ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۗ

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ

يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ
نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ
مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٩﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا
لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٠﴾
قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿١٢﴾
وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا
نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا
سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ تَتَجَافٰى
جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ

اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ
فَاسِقًا ۘ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا
فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ
قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾
وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ
رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ
مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَ
جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ڜ وَكَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ
الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ

أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ

الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَعْرِضْ

عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾

فضائلِ سورۂ یٰسٓ

احادیث میں سورۂ یٰسٓ شریف کے فضائل بے شمار بیان کیے گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "سورۂ یٰسٓ قرآن کا دل ہے"۔ اسی لئے سورۂ یٰسٓ کو قلبِ قرآن کہا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے قریب المرگ شخص کے نزدیک یٰسٓ شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن میں ایک سورت ہے جو اللہ کے نزدیک بڑی عظمت والی ہے جو اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو شریف کے لقب سے نوازے گا۔ ربیعہ[1] اور مُضَر کی تعداد سے بھی زیادہ افراد کے لئے اس سورت کے پڑھنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی اس عظمت والی سورت کا نام سورۂ یٰسٓ ہے۔

اس سورت کا نام مُعِمّہ، مُدافعہ اور قاضیہ ہے (ابو نصر سجزی) سعید بن منصور اور بیہقی نے حسّان بن عطیہ سے روایت کیا کہ توریت میں سورۂ یٰسٓ کا نام مُعِمّہ ہے کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے کو دُنیا اور آخرت کی ہر بھلائی سے نوازتی ہے۔ ہر طرح کی بلائیں اور مصیبتیں دفع کرتی ہے اور دُنیا و آخرت کے ہول سے نجات دیتی ہے۔ اس سورت کا نام مُدافعہ اور قاضیہ بھی ہے کہ یہ ہر بُرائی کو دفع کرتی ہے اور ہر حاجت کو پورا کرتی ہے۔
(بیہقی نے اس حدیث کو منکر بتایا ہے)

حضرت معقل بن یسار سے بسندِ صحیح روایت ہے کہ جو شخص اس سورت کو اللہ تعالیٰ اور دارِ آخرت کے لئے پڑھے گا اسکے تمام گناہ بخش دیئے جائینگے۔

ترمذی اور دارمی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص یٰسٓ شریف پڑھے اسے دس قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ بعض نے تیس قرآن، بعض نے گیارہ قرآن اور بعض نے بارہ قرآن پڑھنے کے ثواب کا ذکر کیا ہے دس قرآن کے ثواب کی حدیث مرفوع ابن عباسؓ، معقل بن یسار، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ اور انسؓ

---

[1] ربیعہ اور مُضَر عرب کے دو مشہور قبیلے تھے اور ان سے تعلق رکھنے والے افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے۔ لہٰذا اس حدیث پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۲۲ صہ ۱۹۲-۱۹۳)

• تفسیر خازن میں ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے۔ قرآن کا دل سورۃ یٰس ہے۔ جو یٰس شریف پڑھے گا اُسے اسکی قرأت کی وجہ سے دس بار قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔ (خازن۔ ج ۴ ص ۲)

ابوداؤد میں حضرت مُعقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے مُردوں پر (یعنی جو مرنے کے قریب ہوں) سورۃ یٰس پڑھا کرو۔ مُعقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رضامندی کے لئے جو شخص سورۃ یٰس پڑھے گا اسکے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائینگے لہٰذا اس سورت کو مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ ص ۱۸۹)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورۃ یٰس پڑھی اس حالت میں صبح کو اُٹھے گا کہ وہ بخشا ہوا ہوگا۔

جُندُب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جس نے رات میں اللہ کیلئے سورۃ یٰس پڑھی اسکو بخش دیا جائے گا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۲-۵۶۳)

نسائی نے "یوم ولیلۃ" نامی کتاب میں اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے مُعقل بن یسار سے روایت کیا کہ مردوں پر (یعنی قریب المرگ لوگوں پر) سورۃ یٰس پڑھا کرو بزرگوں نے فرمایا کہ مرنے والوں پر اس سورت کے پڑھنے سے انکی نزع کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ بزار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری یہ تمنا ہے کہ یہ سورۃ یٰس ہر اُمتی کے دل میں ہوتی۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۳)

عطاء بن رباح تابعی سے مروی ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ جو آدمی دن کے آغاز میں سورۃ یٰس شریف پڑھے گا۔ اسکی تمام ضروریات پوری کر دی جائیں گی۔

(دارمی، مشکوٰۃ ص ۱۸۹)

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ
اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى
الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾
وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾
اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ
جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ۝۱۵ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ
لَمُرْسَلُونَ ۝۱۶ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ۝۱۷ قَالُوا
إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم
مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۸ قَالُوا طٰئِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن
ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝۱۹ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا
الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝۲۰
اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝۲۱
وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝۲۲
ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي
شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ ۝۲۳ إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝۲۴ إِنِّي
آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ۝۲۵ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِي
يَعْلَمُونَ ۝۲۶ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝۲۷ وَمَا
أَنزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ۝۲۸
إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خٰمِدُونَ ۝۲۹ يٰحَسْرَةً عَلَى
الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝۳۰ أَلَمْ يَرَوْا
كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝۳۱ وَإِنْ

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝۳۲ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ

اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝۳۳ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝۳۴ لِيَاْكُلُوْا مِنْ

ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝۳۵ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ

الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۶

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝۳۷

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۳۸ وَالْقَمَرَ

قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝۳۹ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ

لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۰ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝۴۱

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝۴۲ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝۴۳ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۴۴ وَاِذَا

قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۵ وَ

مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴۶ وَاِذَا

قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۴۷

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا
مِنْ مَّرْقَدِنَا ٜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ
عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾
سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِىْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ
مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ
نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى

يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ۚ اَفَلَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ
مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ ۚ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا
يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ
نَسِيَ خَلْقَهٗ ۚ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ
اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ
الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى وَهُوَ
الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾
فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

فضائل سورۃ الفتح

صلح حدیبیہ سے واپسی میں مکہ اور مدینہ کے راستے میں اس سورت کا نزول ہوا۔ (بخاری وغیرہ) جب یہ سورت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے دُنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے (مسلم۔ بخاری ج ۲ ص ۶۰۰، ۷۱۶)

ابن سعد نے مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب جبریل علیہ السلام اس سورت کو لے کر آئے تو عرض کی کہ یہ سورت آپ کو مبارک ہو۔ جبریل کی مبارکباد کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو مبارکباد دی۔

(بخاری ج ۲ ص ۶۰۰ - ۷۱۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بُلایا اور فرمایا مجھے اس سورۃ کے بدلہ میں وہ تمام چیزیں پسند نہیں جن پر سورج نے طلوع کیا (ترمذی شریف ص ۴۶۹ مطبوعہ نور محمد کراچی۔ خازن ج ۴ ص ۱۴۲۔ تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ سورت مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج طلوع ہوا۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۶۰۰۔۷۱۶)

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کے نزول کے بعد فرمایا کہ مجھے یہ سورت زمین کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے۔

(متفق علیہ۔ خازن ج ۴ ص ۱۴۳۔ تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۲۔ ابن کثیر ج ۴ ص ۵۶۲ - ۵۶۳)

ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی اس سورت کو رمضان المبارک کی پہلی رات میں یاد کرے گا اُسے قرآن مجید یاد ہو جائے گا۔ لیکن یہ روایت کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں۔ (رُوح المعانی ج ۲۶ ص ۷۶)

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

نَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝١ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

مَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝٢

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝٣ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ

وْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

سَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٤ لِّيُدْخِلَ

ؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

هَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا

ظِيْمًا ۝٥ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

مُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ

ضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝٦

ـهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧

رْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

لِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٩

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ
اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ
وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾
سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا
ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ
تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ
بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾
قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ

شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا
حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً
يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ
كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾
وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا
الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾
وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ
مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ
مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ
لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ
كَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ
لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا
قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي

الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى

سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾

معانقة ١٥ عند المتأخرين

ع ٤ ١٢

فضائل سُورۃ الواقعہ

یہ سورۃ بہت ہی بابرکت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو آدمی ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھے گا اُسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ ابن مسعود اپنی بچیوں کو ہر رات میں اس سورت کو پڑھنے کا حکم دیتے (بیہقی۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۹)

ابو عبید نے اپنی کتاب فضائل میں اور ابن ضریس، حارث بن ابی اُسامہ ابویعلی، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا کہ جو آدمی ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھے گا اُسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ ابن عساکر نے ابن عباسؓ سے ایسی ہی روایت مرفوعاً ذکر کی۔ اور ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا کہ سورۃ الواقعہ تونگری کی سورت ہے۔ لہٰذا اسے پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ۔ اور دیلمی نے حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی کہ اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کہ یہ تونگری اور مالداری کی سورت ہے (روح المعانی ج ۲۷ ص ۱۲۸-۱۲۹)

حضرت ابن مسعودؓ رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مُبتلا تھے حضرت عثمان انکی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ان سے فرمانے لگے کہ اگر میں تمہیں خزانہ سے کچھ عطا کر دوں تو کیسا ہے ؟ انہوں نے فرمایا۔ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا بعد میں تمہاری بچیوں کے کام آئیگا

ابن مسعودؓ نے کہا تم میری بچیوں کے متعلق فقر و فاقہ سے ڈرتے ہو؟ میں نے انکو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھا کریں ___ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو آدمی ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھے گا وہ کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۸۱)

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ
رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾
فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ
مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۹﴾
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾
يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ
مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا
يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
الْيَمِيْنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّ
مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ﴿۳۳﴾ وَّ

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾
عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ
الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ
حَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ
ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا
يَقُوْلُوْنَ ۙ اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَاۗؤُنَا
الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى
مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّاۗلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾
هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ
نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

ظلتم تفكهون ۝٦٥ إنا لمغرمون ۝٦٦ بل نحن محرومون ۝٦٧

فرءيتم الماء الذي تشربون ۝٦٨ ءأنتم أنزلتموه من

لمزن أم نحن المنزلون ۝٦٩ لو نشاء جعلنه أجاجا فلولا

تشكرون ۝٧٠ أفرءيتم النار التي تورون ۝٧١ ءأنتم

نشأتم شجرتها أم نحن المنشئون ۝٧٢ نحن جعلنها تذكرة

متاعا للمقوين ۝٧٣ فسبح باسم ربك العظيم ۝٧٤ فلا

قسم بمواقع النجوم ۝٧٥ وإنه لقسم لو تعلمون عظيم ۝٧٦

ه لقرءان كريم ۝٧٧ في كتب مكنون ۝٧٨ لا يمسه إلا المطهرون ۝٧٩

نزيل من رب العلمين ۝٨٠ أفبهذا الحديث أنتم مدهنون ۝٨١

تجعلون رزقكم أنكم تكذبون ۝٨٢ فلولا إذا بلغت الحلقوم ۝٨٣

أنتم حينئذ تنظرون ۝٨٤ ونحن أقرب إليه منكم ولكن لا

بصرون ۝٨٥ فلولا إن كنتم غير مدينين ۝٨٦ ترجعونها إن

نتم صدقين ۝٨٧ فأما إن كان من المقربين ۝٨٨ فروح و

يحان وجنت نعيم ۝٨٩ وأما إن كان من أصحب اليمين ۝٩٠

سلم لك من أصحب اليمين ۝٩١ وأما إن كان من المكذبين

ضالين ۝٩٢ فنزل من حميم ۝٩٣ وتصلية جحيم ۝٩٤ إن

هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

فضائل سُوْرَةُ الْمُلْكِ

اس سورت کا نام تبارک اور مانعہ اور منجیہ اور مجادلہ ہے ــــ طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اس سورت کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم مانعہ (عذاب الٰہی سے روکنے والی) کہتے تھے

ترمذی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بعض صحابہ نے ایک جگہ خیمہ گاڑا۔ وہاں ایک قبر تھی جس کا ان کو علم نہ تھا۔ انہوں نے اس قبر میں ایک شخص کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے سنا، یہاں تک کہ اس نے پوری سورت ختم کر ڈالی۔ صحابی نے آکر حضور سے یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ مانعہ ہے یہ منجیہ ہے جو عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا کیا میں تم کو ایسی حدیث تحفہ نہ دوں جس سے تم خوش ہو جاؤ ــــ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھا کرو۔ اپنے گھر والوں کو، سارے بچوں کو اور پڑوسیوں کو سکھاؤ۔ یہ نجات دینے والی ہے قیامت میں مجادلہ کرنیوالی ہے اپنے رب سے پڑھنے والے کے لئے جھگڑا کرے گی اور اللہ رب العزت سے مطالبہ کرے گی کہ اسے عذاب جہنم سے بچائے۔ اسکی وجہ سے اسکا

پڑھنے والا عذاب قبر سے نجات پائے گا۔)

امام احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے بافادہ تصحیح اور انکے علاوہ بہت سے محدثین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت تیس آیتوں والی ہے۔ اس نے میری امت کے ایک شخص کی سفارش کی اور اللہ نے اسکی مغفرت فرمادی۔ یہ سورت تبارک ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسند جید طبرانی۔ اور ابن مردویہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جس نے ایک رات میں یہ سورت پڑھی اس نے سب سے عمدہ اور بہتر چیز کی قرأت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ الم تنزیل السجدہ اور سورۃ تبارک ہر رات پڑھتے اور سفر و حضر میں کبھی ترک نہ فرماتے۔ چاند دیکھکر اسے پڑھا جائے تو مہینے کے تیس دنوں تک وہ سختیوں سے محفوظ رہے گا۔ اس لئے کہ یہ تیس آیتیں ہیں اور تیس دن کیلئے کافی ہیں۔ (روح المعانی ج ۲۹۔ ص ۲۰۱۔ فتح القدیر ج ۵ ص ۲۵۰)

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ۝۱ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ۝۲ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا

بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ
تَفُوْرُ ۝٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩
وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠
فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢ وَاَسِرُّوْا
قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣ اَلَا يَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَ
اِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝١٥ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ
الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝١٦ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ
يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝١٧ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝١٨ اَوَلَمْ يَرَوْا

اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا
فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ
اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾
قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

فضائل سورۂ نوح

بعض حدیثوں میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوم نوح کے سامنے اس سورت کو پڑھیں گے اور نوح علیہ السلام کی صداقت کی گواہی دینگے۔

(روح المعانی ج ۲۹ ص ٦٧)

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۳ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝۵ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝۶ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِىْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا

استكبارا ﴿٧﴾ ثم إني دعوتهم جهارا ﴿٨﴾ ثم إني أعلنت
لهم وأسررت لهم إسرارا ﴿٩﴾ فقلت استغفروا ربكم
إنه كان غفارا ﴿١٠﴾ يرسل السماء عليكم مدرارا ﴿١١﴾
ويمددكم بأموال وبنين ويجعل لكم جنت
ويجعل لكم أنهارا ﴿١٢﴾ ما لكم لا ترجون لله وقارا ﴿١٣﴾
وقد خلقكم أطوارا ﴿١٤﴾ ألم تروا كيف خلق الله
سبع سموت طباقا ﴿١٥﴾ وجعل القمر فيهن نورا
وجعل الشمس سراجا ﴿١٦﴾ والله أنبتكم من
الأرض نباتا ﴿١٧﴾ ثم يعيدكم فيها ويخرجكم إخراجا ﴿١٨﴾
والله جعل لكم الأرض بساطا ﴿١٩﴾ لتسلكوا منها سبلا
فجاجا ﴿٢٠﴾ قال نوح رب إنهم عصوني واتبعوا من لم
يزده ماله وولده إلا خسارا ﴿٢١﴾ ومكروا مكرا كبارا ﴿٢٢﴾
وقالوا لا تذرن ءالهتكم ولا تذرن ودا ولا سواعا
ولا يغوث ويعوق ونسرا ﴿٢٣﴾ وقد أضلوا كثيرا ولا
تزد الظلمين إلا ضللا ﴿٢٤﴾ مما خطيئتهم أغرقوا فأدخلوا
نارا فلم يجدوا لهم من دون الله أنصارا ﴿٢٥﴾ وقال

نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا
إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا إِلَّا فَاجِرًا
كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

النصف ع ۲ ۸

فضائلِ سورۃ المزمل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے گا. اللہ تعالیٰ اُسے دُنیا و آخرت میں خوش رکھے گا اور اسکے افلاس کو دُور کر دے گا جس مشکل کیلئے پڑھے گا وہ مشکل آسان ہو جائیگی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس سورۃ کو مصیبت کی حالت میں پڑھے گا اللہ اس سے اس کی مصیبت کو دُور کر دے گا.

علماء کا بیان ہے کہ جو شخص سورۂ مُزمّل کا ہمیشہ ورد رکھے گا وہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مُشرف ہوگا۔

سُورَۃُ المُزَّمِّلِ مَکِیَّۃٌ وَّهِیَ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْهَا رُکُوْعَانِ

سْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ نْهُ قَلِیْلًا ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝۴ اِنَّا نُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ دُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا یْلًا ۝۷ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸ رَبُّ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝٩ وَاصْبِرْ
عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝١٠ وَذَرْنِيْ وَ
الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝١١ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا
وَّجَحِيْمًا ۝١٢ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٣ يَوْمَ تَرْجُفُ
الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝١٤ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ
اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝١٥
فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝١٦
فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبًا ۝١٧ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝١٨ اِنَّ
هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝١٩ ع
اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ
نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ
يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ اَنْ
سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

سَبِيلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا

لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا

وَّأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ

رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

ع ١٤ ٢

فضائل سورۃ نباء

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے سورۃ نباء پڑھی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو شراب طہور پلائے گا۔ ظہر کے بعد اسکی تلاوت سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو شخص بعد عصر اسکو پڑھتا رہے تو انشاء اللہ اسکی بصارت زائل نہ ہوگی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کے سامنے قیامت کا تذکرہ کیا تو وہ گھبرا کر ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا بات لائے ہیں۔ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔ اس میں منکرین قیامت پر حجت قائم کی گئی ہے اور موت کے بعد زندگی کو ثابت کیا گیا ہے۔ جنت و جہنم کا تذکرہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں کا بیان ہے (تفسیر روح المعانی جلد ۳۰ صفحہ ۱۳، البحر المحیط ابوحیان صفحہ ۴۰۲ طبری جلد ۳۰ ص)

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ① عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ② الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ③ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ⑤ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ⑥ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ⑦ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ⑧ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ⑩ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ⑬ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ⑭ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ⑮ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ⑯ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ⑰ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ⑱ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ

نت ابوابا ﴿١٩﴾ وسيرت الجبال فكانت سرابا ﴿٢٠﴾ ان
هنم كانت مرصادا ﴿٢١﴾ للطغين مابا ﴿٢٢﴾ لبثين فيها
حقابا ﴿٢٣﴾ لا يذوقون فيها بردا ولا شرابا ﴿٢٤﴾ الا حميما و
ساقا ﴿٢٥﴾ جزاء وفاقا ﴿٢٦﴾ انهم كانوا لا يرجون حسابا ﴿٢٧﴾
كذبوا بايتنا كذابا ﴿٢٨﴾ وكل شيء احصينه كتبا ﴿٢٩﴾
وقوا فلن نزيدكم الا عذابا ﴿٣٠﴾ ان للمتقين مفازا ﴿٣١﴾
ائق واعنابا ﴿٣٢﴾ وكواعب اترابا ﴿٣٣﴾ وكاسا دهاقا ﴿٣٤﴾
سمعون فيها لغوا ولا كذبا ﴿٣٥﴾ جزاء من ربك عطاء
سابا ﴿٣٦﴾ رب السموت والارض وما بينهما الرحمن
يملكون منه خطابا ﴿٣٧﴾ يوم يقوم الروح والملئكة
فا لا يتكلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا ﴿٣٨﴾
ك اليوم الحق فمن شاء اتخذ الى ربه مابا ﴿٣٩﴾ انا
رنكم عذابا قريبا يوم ينظر المرء ما قدمت يده
ويقول الكفر يليتني كنت ترابا ﴿٤٠﴾

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۥ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

اقوالِ زرّیں

حضرت امیر کلالؒ نے فرمایا:

چاہیئے کہ روزی کا غم تم دل سے نکال دو اور آخرت اور ادائے بندگی کے غم کو دل میں جگہ دو کیونکہ تمام کاموں کا اصل یہ ہے۔

فرمایا ارادت کیا ہے؟ ارادت خدا کی طلب، ترک عادت، ایفائے عہد، ادائے امانت، ترک خیانت، اپنی تقصیر کی دید، اور اپنے عمل کی نادید کا نام ہے۔

چاہیئے کہ تم علماء کی خدمت میں رہو اور ان کے پاس بیٹھا کرو کہ یہ اُمّتِ محمدیہ علیہ السلام کے چراغ ہیں۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

حضرت سیدنا بہاؤالدین نقشبند قدست اسرارہ نے فرمایا:

تیرا حجاب تیرا وجود ہے دع نفسک وتعال یعنی اپنے نفس کو چھوڑ کر اور اللہ تعالےٰ طرف آؤ۔

ذکر کی تعلیم کسی کامل و مکمل سے ہونی چاہیئے تاکہ مؤثر ہو اور اس کا نتیجہ ظاہر ہو۔ تیر بادشاہ کی ترکش سے لینا چاہیئے تاکہ شایانِ حمایت ہو

خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

اہل اللہ کی صحبت میں ہمیشہ رہنا، عقل معاد کی زیادتی کا ذریعہ ہے،

خواجہ عبید اللہ احرارؒ نے فرمایا :

پیر کون ہے ؟ پیر وہ شخص ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ نہیں وہ اس میں نہ ہو جو کچھ آپ کا پسندیدہ ہے صرف وہ اس میں رہ گیا ہو۔

مرید کون ہے ؟ مرید وہ ہے کہ جسکی ارادت کی آگ کی تاثیر سے اس کی تمام خواہشات جل گئی ہوں اور پیر کامل کا جمال ہی اس کا قبلہ ہو گیا ہو گیا۔ اپنی سعادت پیر کی قبولیت اور اپنی شقاوت شیخ کے رد میں سمجھتا ہو۔

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کے ارشادات۔

بزرگوں کا ادب نہ کرنا بدنصیبی ہے۔

اچھی باتیں قبول نہ کرنا محرومی کا سبب ہے۔

سب برائیوں کی جڑ شریعت کی مخالفت کرنا ہے۔

پسندیدہ ہے وہ شخص جو آذان کی آواز سنتے ہی اسی وقت فوراً مسجد میں حاضری دے۔

سلف صالحین پر طعن کرنے والا گمراہ اور بدعتی ہے۔

(ماخوذ از تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

وصیت نامہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہٗ

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ وصیت نامہ آداب طریقت میں ہے جسے آپ نے اپنے خلیفہ و فرزند، خواجہ اولیاء کبیر قدس سرہٗ کے لئے لکھا اس کا ترجمہ بطور تبرک بیان درج کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اہل طریقت خصوصاً نقشبندیہ طریق والوں کے لئے از حد مفید و نافع ہے۔ اور لازم ہے کہ اس وصیت نامہ کو اپنا آئینہ عمل قرار دیں۔

اے فرزند! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ:

— تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ، وظائف و عبادات کی پابندی رکھو اپنے حالات کی نگہبانی کرتے رہو۔

— اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہو اللہ اور اس کے حقوق کو نگاہ میں رکھو۔ ماں باپ اور تمام مشائخ کے حقوق کا خیال رکھو تاکہ ان خصلتوں سے تم رضائے حق سے مشرف ہو جاؤ۔

— اللہ تعالیٰ کا حکم بجا لاؤ تاکہ وہ تمہارا حافظ رہے۔ قرآن حکیم کا پڑھنا اپنے آپ پر لازم کر لو۔ تلاوت بلند آواز سے ہو یا آہستہ۔ زبانی ہو یا دیکھ کر۔ قرآن مجید کو تفکر و خوف اور گریہ سے پڑھو اور تمام امور میں قرآن حکیم کی پناہ لو کیونکہ بندوں پر خدا کی حجت قرآن کریم ہے۔

— علم فقہ کی طلب میں ایک قدم بھی دور نہ ہو اور حدیث کا علم سیکھو

— جاہل صوفیوں سے دُور رہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں۔

— تم پر لازم ہے کہ مذہب حق سنت و جماعت کے پابند رہو اور ائمہ سلف کے مسلک کو اختیار کرو کیونکہ نئی پیدا شدہ باتیں سراسر گمراہی ہیں۔

— عورتوں نوجوانوں، بدعتیوں اور دولتمندوں سے صحبت مت رکھو کیونکہ یہ دین کو برباد کر دیتے ہیں اگر صحبت رکھو تو فقیروں سے رکھو اور ہمیشہ خلوت نشین رہو۔

— دنیا میں دو روٹی پر قناعت کرو۔ حلال کھاؤ کیونکہ حلال نیکی کی کنجی ہے۔ حرام سے بچو ورنہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاؤ گے اسی پر ثابت قدم رہنا تاکہ کل دوزخ کی آگ سے بچ جاؤ۔ حلال پہنو تاکہ عبادت کی لذت پاؤ۔

— حق تعالیٰ کی جلالت سے ڈرتے رہو اور مت بھولو کہ ایک روز تم موقف حساب

میں کھڑے ہو گے۔

— دن رات نماز بہت پڑھا کرو۔ جماعت ترک نہ کرو۔ امام اور مؤذن نہ بنو۔ خارج از طریقت بادشاہوں کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ لوگوں کی وصیت میں دخل نہ دو۔ لوگوں سے بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں۔

— تم پر لازم ہے کہ گمنام رہو تاکہ نیک نام بن جاؤ۔ سفر بہت کرو تاکہ تمہارا نفس خوار ہو جائے خانقاہ نہ بناؤ اور نہ کسی خانقاہ میں رہو۔

— کسی کی مدح سے مغرور اور کسی کی مذمت سے غمگین نہ ہو۔ بندوں کی مدح و مذمت تمہارے نزدیک برابر ہونی چاہیئے۔

— لوگوں کے ساتھ حسنِ خلق سے رہو۔ تم پر لازم ہے کہ تمام حالات میں ادب سے رہو۔ بُرے بھلے تمام مخلوقات پر رحم کرو۔ قہقہہ مار کر نہ ہنسو کیونکہ قہقہہ غفلت کے سبب ہوتا ہے اور دل کو مردہ کر دیتا ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے احوال و شدائد جو مجھے معلوم ہیں اگر تم کو معلوم ہو جائیں تو تم خندہ تھوڑا اور رونا بہت کرو۔

— اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نڈر اور اس کی رحمت سے نا امید نہ رہو۔ خوف و امید کی زندگی بسر کرو کیونکہ سالکوں کو کبھی خوف ہوتا ہے اور کبھی امید ہوتی ہے۔

اے فرزند!

— شیخ اپنے مرید کے لیئے بہ منزلہ باپ کے ہے بلکہ باپ سے زیادہ مشفق کیونکہ وہ مرید کو مقامِ قرب تک پہنچا دیتا ہے۔

— نکاح کر کے طالب دنیا بن جاؤ گے اور دنیا کی طلب میں دین کو برباد کرو گے۔ اگر تمہارا نفس نکاح کا مشتاق ہو تو روزے رکھو اور آخرت کے غم میں رہا کرو۔ اور موت کو بہت یاد کرو۔ طالب ریاست نہ بنو کیونکہ طالب ریاست سالک نہیں ہو سکتا تم پر لازم ہے کہ فقر میں پرہیز و دیانت اور پرہیزگاری اور علم کے ساتھ پاکیزہ رہو۔

— اللہ تعالیٰ کے راستے میں ثابت قدم رہو۔ جاہلوں سے بچو۔ اور جان و مال سے مشائخ کی خدمت کرو۔ ان کی پیروی کرو اور ان کے سیر و سلوک کو نگاہ رکھو اور ان کے کسی کام سے

انکار نہ کرو سوائے خلافِ شرع کے۔ اگر تم مشائخ کا انکار کرو گے تو کبھی کامیاب ہو گے۔

- لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو اور کل کے لیے ذخیرہ نہ کرو اور حق تعالیٰ کے ذخیرہ پر بھروسہ کرو کیونکہ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے، وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۱؎ (جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہے۔) پس جان لو کہ رزق قسمت میں لکھا ہوا ہے۔
- جوان مرد اور سخی بنو۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے خلقِ خدا پر خرچ کرو۔ اور بخل و حسد سے دُور رہو کیونکہ بخیل و حاسد قیامت کے دن دوزخ میں ہوں گے۔
- اپنے ظاہر کو آراستہ نہ کرو۔ کیونکہ ظاہر کی آراستگی باطن کی خرابی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کرو۔ اور تمام خلائق سے ناامید ہو جاؤ اور اُن سے اُنس و محبت نہ پکڑو۔ سچ بولو اور ڈرو مت۔ مخلوقات میں سے کسی کے ساتھ صحبت نہ رکھو کیونکہ وہ تمہارے دین کو برباد کر دیں گے اور تم اللہ سبحانہٗ سے دور ہو جاؤ گے۔
- اپنے نفس کی ضروریات کا خیال رکھو تاکہ وہ درُست ہو جائے لیکن اپنے نفس کی عزت کرو۔
- زبان کو غیر ضروری باتوں سے بند رکھو اور ہمیشہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہو۔
- کم بولو، کم کھاؤ، کم سوؤ اور جلدی اُٹھو۔
- سماع میں بہت نہ بیٹھو کیونکہ سماع کی کثرت سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے۔ سماع کا انکار نہ کرو۔ کیونکہ اصحاب سماع بہت ہیں۔ سماع روا نہیں مگر اس شخص کے لئے جس کا دل زندہ ہو اور نفس مردہ ہو۔ ورنہ نماز روزے میں مشغول ہونا بہتر ہے۔
- چاہیئے کہ تمہارا دل غمگین، تمہارا بدن بیمار، تمہاری آنکھ روتی، تمہارا عمل خالص اور تمہاری دُعا مجاہدہ کے ساتھ ہو۔ تمہارا کپڑا پرانا۔ تمہارے رفیق درویش۔ تمہارا گھر مسجد۔ تمہارا مال کُتبِ دین تمہاری آرائش زہد اور تمہارا مونس اللہ تعالیٰ ہو۔
- کسی شخص سے برادری نہ کرو جب تک اس میں پانچ خصلتیں نہ ہوں۔
- فقیری کو امیری پر ترجیح دے، دین کو دنیا پر ترجیح دے۔ ذلت کو عزت پر ترجیح دے۔ علم ظاہر و باطن کا جاننے والا ہو۔ موت کے لئے تیار ہو۔

۱؎ الطلاق ۳۔

اے فرزند!

میری وصیتوں کو نگاہ میں رکھو جس طرح میں نے اپنے شیخ قدس سرہٗ سے یاد کیں اور ان پر عمل کیا، اسی طرح اب تم بھی یاد کرو اور عمل کرو۔ اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت میں تمہارا نگہبان ہو۔

اگر یہ خصلتیں کسی سالک میں پائی جائیں گی تو اس کا شیخ و پیر ہونا مسلم ہوگا۔ جو شخص ایسے شیخ کی پیروی کرے گا وہ اس کو مقصد و مقصود تک پہنچا دے گا۔ مگر یہ مرتبہ ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

(مولانا ابوالخیر فضل بن روزبہان بقلی المعروف خواجہ مولانا اصفہانی قدس سرہٗ نے ان وصایا کی شرح لکھی ہے)

۱؎ خواجہ مولانا اصفہانی قدس سرہٗ (ف ۵۔ جمادی الاولیٰ ۹۳۷ھ) جامع فضائل و کمالات علم حدیث میں اور مذہب اہل سنت و جماعت میں مضبوط تھے۔ آذربائیجان سے ہرات آ گئے۔ عرصہ بعد وہاں سے سمرقند چلے گئے۔ آپ کا مدفن خیابان بخارا کے سرے پر زیارت گاہ عام ہے۔